فیہ شفاء للناس

العلاج المامون

لدفع

مرض الطاعون

مصنفہ

ممتاز الحکماء جناب مولانا حکیم بشیر احمد صاحب (اٹاوی)

یہ رسالہ مرض طاعون کی تحقیق مین لکھا گیا ہے جس مین بہت سے
مسائل بتصریح موجود ہین جو دوسری تصانیف مین نہین ملتے
یہ رسالہ مسائل اجتہادیہ سے پر ہونے کے علاوہ مختصر
مگر ضروری مسائل پر حاوی ہے

۱۳۳۲ھ

اختر دکن پریس واقع افضل گنج حیدرآباد دکن

۱۹۱۴ ر

فہرست مقدمۂ طاعون

فہرست دوم یعنی خاص طاعون

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ کیواسطے حمد اور رسول کیواسطے نعت اور ہمارے لئے ہر دو کا بجالانا شکر
اس منعم حقیقی کا جس نے مجھے آل انڈیا ویدک اینڈ یا یونانی طبی کانفرنس کے تیسرے
اجلاس سنہ ۱۹۱۳ء منعقدہ دہلی کے رزولیوشن نمبر (۷) کے بجالانے کی توفیق دی
اگرچہ یہ کام میرے لایق نہ تھا مگر چونکہ خدا تعالیٰ کو مجھ سے انجام دلانا تھا اسلئے
جبکہ یہ پیش ہو رہا تھا اسکے پورا کرنیکا خیال میرے دل میں ڈالا اور میری مدد کی۔
جس کام کی طرف مینے اشارہ کیا ہے وہ اس مرض مہلک کی تحقیق
طاعون ہے اس رسالہ العلاج المامون لد
اس مرض کے اسباب واصلہ سے پوری
انکی پوری تدبیر مع پرہیز
جنکو میں کسی

لکھکر صاحبان فن کے روبرو پیش کرتا ہون اور امید رکھتا ہون کہ اپنی عنایت سے جو غلطیان اس میں پاوین انکی اصلاح سے بندہ کو مشکور فرماوین۔ آخر مین خدا سے دعا ہے کہ جو کچھ اس رسالہ میں لکھا گیا ہے وہ صحیح ثابت ہو اور ناظرین اس سے فائدہ اوٹھاکر دعا سے یاد کرین۔ ایضاً اسکی مقبولیت تیرے ہاتھ ہے بہت بڑی خوش قسمتی کی بات یہ ہے کہ اسکا اختتام ایسے مبارک عہد میں ہوا جسمیں علم کی قدر افزائی کا ستارہ بلندی پر اس آب و تاب سے چمک رہا ہے کہ اس سے پیشتر کبھی ایسا روشن نہیں دیکھا گیا۔ روزانہ ہزارون مزارع علمی آسمان قدر افزائی علم سے بذریعہ باران جود وسخا سیراب ہورہے ہیں کون نہین جانتا کہ اس عہد سے میرا مطلب یہی عہد مبارک ہے جس کو چار دانگ عالم مین عہد نواب میر عثمان علیخان بہادر اعلحضرت بندگانعالی متعالی مدظلہ العالے فتح جنگ مظفر الدولہ مظفر الممالک نظام الدولہ نظام الملک آصف جاہ سادس سکندر شوکت دارا حشمت ارسطو فطرت شاہ دکن خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ کے طرف منسوب کیا جاتا ہے اور ہم سب رات دن اوٹھتے بیٹھتے ممدوح کی صحت جسمانیو روحانی و کامرانیو شادمانی کے لئے دست بدعا رہتے ہیں فقط

۱۳۳۳ ہجری

خاکسار

بشیر احمد

شکریہ

الحمدللہ والمنہ کہ رسالہ **العلاج المامون لدفع مرض الطاعون** جوچھپکر مطبع اختر دکن میں تیار ہے جسکو قدوۃ الحکماء عالیجناب مولانا مولوی محمد بشیر احمد صاحب اٹاوی نے مرض طاعون میں اعلیٰ درجہ کی کامیابی اور شہرت حاصل کرنیکے بعد رفاہ عام کے خیال سے مرض مذکورہ کے متعلق لکھا ہے واقعی یہ رسالہ مسائل اجتہادیہ سے پُر ہے بہت سے مسائل جسطرح اس رسالہ میں بتصریح لکھے گئے ہیں دوسری تصانیف میں نہیں ملتے اگرچہ دیکھنے میں یہ مختصر رسالہ ہے مگر کوزہ میں دریا بھرا ہوا نظر آتا ہے درحقیقت یہ تالیف نہیں ہے ایک تصنیف ہے جسکی خوبی دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے امید ہے کہ صاحبان فن اور عوام صاحب تصنیف کی اس بیش بہا محنت اور عرق ریزی سے بہت فائدہ اوٹھائینگے ہم تہ دل سے شکر گزار ہیں کہ ممدوح نے اپنی خاص عنایت سے بلا کسی ذاتی مفاد کے مطبع اختر دکن کو اس رسالہ کی طبع کرانے کی اجازت ہمیشہ کیلئے مرحمت فرمائی ہے دعا ہے کہ پبلک اس کتاب کی قدردانی فرماکر جناب ممدوح کو دوسری اعلیٰ تصانیف لکھنے کے طرف جرأت دلائیگی فقط

خاکسار

سید سخاوت علی
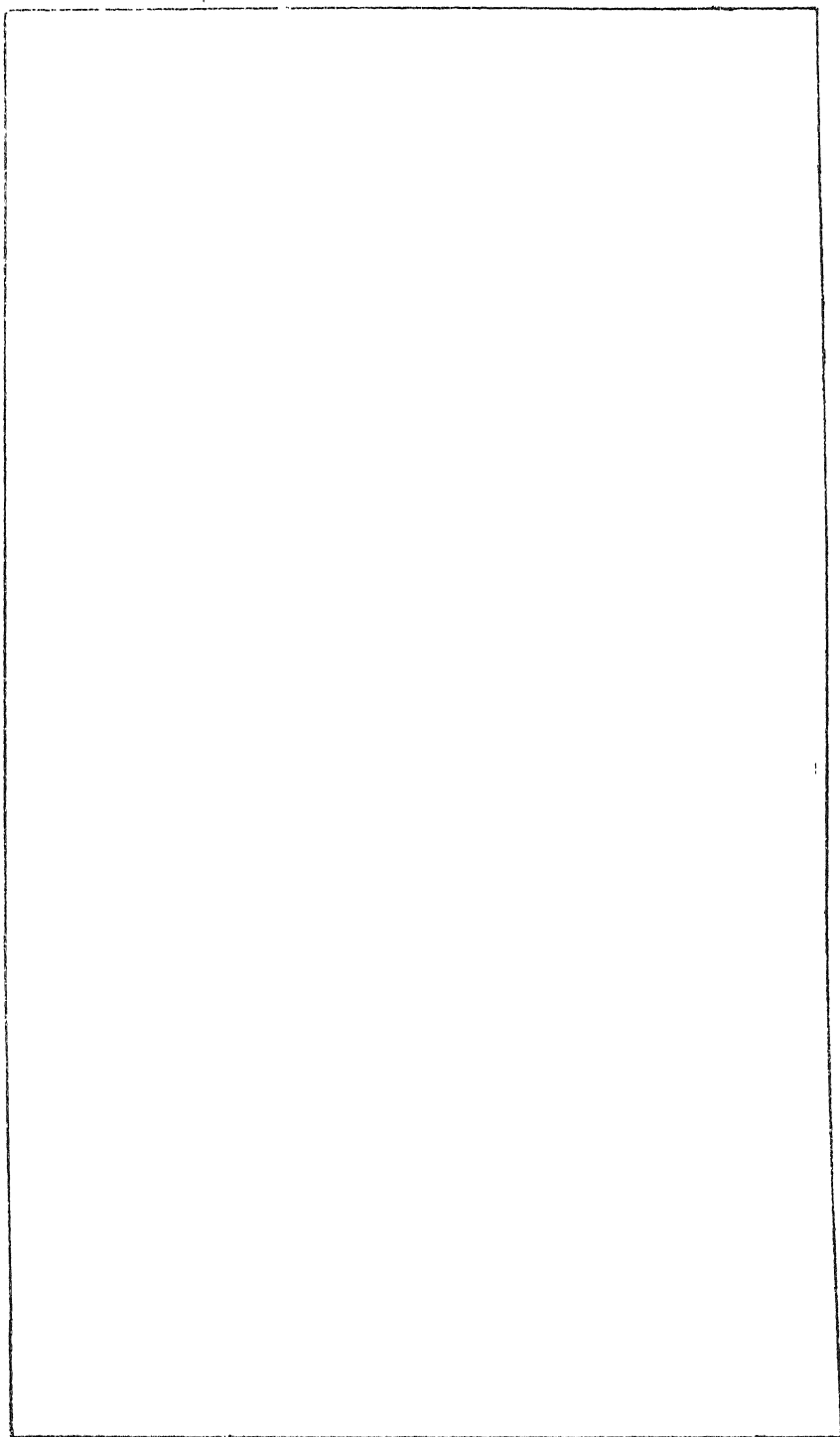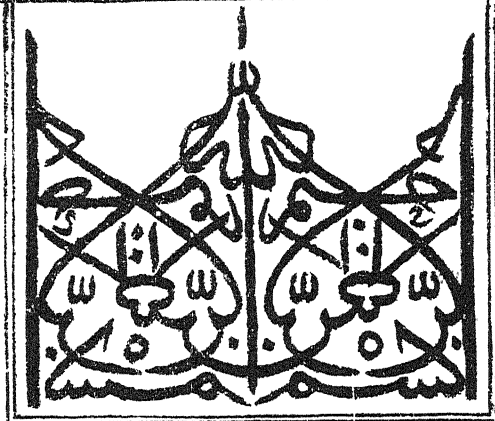
واضح ہو کہ اس کتاب مین تین باب ہین پہلا باب مقدمہ مرض مین دوسرا باب خاص مرض مین تیسرا باب معالجات مین چوتھا باب مختلف بیانات مین لکھا گیا ہے۔

باب اوّل

مقدمہ طاعون مین ہے اور یہ تین فصلون پر منقسم ہے **فصل** اوّل مین علامات اور تعریف وبا و تعریف وبا طاعونی و معنی مقدمہ وغیرہ درج ہین **فصل** دوم مین پہلے درجہ یعنے مقدمہ طاعون کا علاج ہے **فصل** سوم مین غذا پانی اور پرہیز وغیرہ لکھا گیا ہے۔

فصل اوّل

معلوم ہو کہ اس مرض کی تین حالتین ہین پہلی حالت وہ ہے جس مین یہ مرض اپنی معمولی حالت کی وجہہ سے پہچانا نہین جا سکتا دوسری حالت وہ ہے کہ جب اس مین شدت ہو جاتی ہے اور خاص خاص نشانیان بھی پیدا ہو جاتی ہین اور اس کی شناخت

بہت آسان ہو جاتی ہے تیسری شکل وہ ہے جب یہہ اپنی شکل پیدا کر ظاہر ہوتا ہے پہلی حالت کو **مقدمہ طاعون** یا اس مرض کا پہلا درجہ کہنا زیادہ مناسب ہے۔ اس پہلے درجہ یا ابتدائی حالت کے بیان کرنے سے قبل یہہ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ یہ بتا دیا جائے کہ طاعون کیا چیز ہے پس واضح ہو کہ وبا اُس تغیر کو کہتے ہین جس کا اثر خلاف صحت ایک وقت مین متعدد اشخاص پر دفعتاً ہوتا ہے

وبا کی تعریف

نوٹ - اس تغیر کا اثر حیوان کے کسی خاص خلط یا عضو سے مختص ہوتا ہے یہی وجہ ہے جو جملہ انسان یا حیوان پر وبا کا اثر یکبارگی نہین ہوتا کیونکہ انسان انسان ہونیکی حیثیت سے مختلف مدارج رکھتا ہے لہذا کسی ایک فاعل یا محرک سے یکسان اثر نہین ہو سکتا

نوٹ از مصنف
جس سے ایک پیچیدہ مسئلہ حل ہوتا ہے

وبا ء طاعونی خارجی اسباب کے اس تغیر غیر ضروری کا نام ہے جس کا اثر خلط دموی پر دفعتاً پڑتا ہے اور اس کو حرارت اور جوش مین لاتا ہے عفونت اور احتراق پیدا کرتا ہے پس دموی کہنا اس کا بلحاظ اسباب بدنی کے ہے ورنہ محرک اولی وہی اسباب ہین جنکا ذکر دیگر کتب معتبرہ قدیمہ و جدیدہ مین موجود ہے "**الطاعون**" حاذق دہلوی اور **الماعون فی الطاعون** حکیم لکھنوی مین وضاحت سے ذکر کیا گیا ہے۔

تعریف طاعون

علامات مقدمہ طاعون

خدانخواستہ جب کسی پر اس کا اثر ہوتا ہے تو ابتدا مین بالکل معمولی چند علامتین ظاہر ہوتی ہین جو اس دشمن کا پیش خیمہ ہوتی ہین پس ان معمولی علامتون کو حقیر نہ سمجھنا چاہیے اور اس موسم مین ہر وقت انکو مدنظر رکھنا چاہیے ہر چند یہ کوئی خاص علامتین نہین ہین مگر اس خیال سے کہ عوام ان پر توجہ نہین کرتے تھوڑی سی ترمیم کے ساتھ لکھی جاتی ہین اور ان کو مقدمہ کہنے کی وجہ یہ

ہے کہ آگے چلکر یہ علامتین خود طاعون سے مبدل ہو جاتی ہین اور مقصد ان کے لکھنے سے صرف اسی قدر ہے کہ ان پر توجہ کی جائے کیونکہ مرض سے اصل نجات کا وقت یہی ہے جیسا کہ سعدی رحمہ نے فرمایا ہے شعر

درختے کہ اکنون گرفتست پائے | بہ نیروے شخصے برآید ز جائے

ذیل مین اُن ابتدائی علامتون کا بیان کیا جاتا ہے۔

مقدمہ طاعون کی علامت

کنپٹیون مین دھمک پیدا ہونا اور انکا گرم ہو جانا پچیس [۲۵] منٹ بعد سر مین گرانی اور خفیف درد محسوس ہونے لگنا اس کے بیس پچیس [۲۵] منٹ بعد ہلکی حرارت ہو جانا اور چشم اشک آلود نظر آنے لگنا اس حالت کے نصف گھنٹہ گذرنے کے بعد آنکھون مین سرخی جھلکنے اور چہرہ سرخی مائل غبار آلود معلوم ہونے لگنا۔

ان علامات کا ظاہر ہوتے ہی فوراً علاج شروع کر دینا چاہیے

جب یہ علامتین یا ان مین سے بعض علامتین یا اس قسم کی دیگر علامتین جو تغیر خون سے پیدا ہو سکتی ہین موسم وبا مین پائی جائین تو فوراً طاعون کا علاج شروع کر دینا چاہیئے اور مقدمہ طاعون اسی کو سمجھنا چاہیئے اور ہرگز اُن قوی علامات کا انتظار نہ کرنا چاہیئے جو شدت مرض کے وقت نمودار ہوتی ہین اور خوب یاد رکھنا چاہیئے کہ انسان کے شکار کو یہ دشمن جانی اقسام کی پوشاکین بدل بدلکر آتا ہے اور جب تک انسان کو اپنی چنگل مین نہین دبا لیتا اس وقت تک اپنے راز کی خبر نہین ہونے دیتا مگر اس وقت سواے افسوس کے کیا حاصل اس موذی سے نجات کی صورت یہی ہے کہ ایسا موقع ہی نہ آنے دیا جائے اور اس کی صورت یہ ہے کہ جس طرح ہم شیر کے جنگل مین ہر پتہ کی کھڑکھڑاہٹ کو شیر ہی کی آمد خیال کرتے ہین اُسی طرح اس موسم مین ادنی تغیر جسمی کو بھی مرض خیال کرین اور فوراً اس کی روک تھام شروع کر دین۔

سوال - مقدمہ طاعون کی علامتین معمولی علامتین ہین پس شروع موسم مین کیونکر پہچانا جاسکتا ہے کہ یہ طاعونی علامتین ہین جواب - جو بار کے شروع ہونے کی خبر دینے والی اُن علامات سے جن کا ذکر عام طور پر کتب طبیہ یونانیہ مین موجود ہے یہ چند دیگر علامات جو ذاتی تجربہ کی بنا پر لکھی گئین ہین ذیل مین درج ہوتے ہین -

...کی خبر
...دینے والی علامات
...مصنف

(۱) مختلف اورام مین اکثر لوگون کا مبتلا پایا جانا (۲) بلا تپ قی الدم (۳) رعاف (۴) اسہال الدم سیلان الرحم نفث الدم حادث ہونا (۵) مقامی باشندون مین خفیف حرارت کی شکایت عام ہو جانا پس جب ان علامات کا وجود پایا جائے تو موسم کے تغیر سے خبردار ہو جانا چاہیے اور مقدمہ طاعون کے ساتھہ اگر سرخی چشم اور درد سر ترقی کر جائے تو خاص طاعون شمار کرلینا چاہیے

...مقدمہ طاعون
...کی مدت
...ایک گھنٹہ

نوٹ - مقدمہ طاعون کی مدت کا اوسط ایک گھنٹہ ہے اس وقت تک مریض کی حالت ایسی نہین ہوتی کہ بستر پر جا پڑے بلکہ بعض اپنے کامون مین مشغول پائے جاتے ہین اس وقت مریض کی مثال اُس شخص جیسی ہوتی ہے جو آندھی کو آتے دیکھتا ہے اگرچہ خود اُس مین مبتلا نہین ہوتا مگر یقین کرلیتا ہے کہ کوئی دم مین گھرنیوالا ہے اسیطرح اس وقت اس مریض کو مصیبت مین مبتلا ہونیکا یقین کامل ہو جاتا ہے اور اگر روک تھام نہ کی جاوے تو کچھ عرصہ گذرنے نہین پاتا کہ اس کا یقین صحیح ہو جاتا ہے -

نوٹ - واضح ہو کہ کبھی یہ مدت دو گھنٹہ بلکہ تین گھنٹہ تک طول کھینچتی ہے اور کبھی اس قدر قلیل ہو جاتی ہے کہ ایک منٹ ہی مین مریض کا کام تمام کر دیتی ہے لہذا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ کمی اور زیادتی کے موقعون کا بیان کیا جاوے -

درازی کے موقعے

(۱) موسم کی ابتدا (۲) موسم کی انتہا (۳) مریض کا پہلے اس مرض مین مبتلا رہ چکا ہونا (۴) مریض

کا سوداوی مزاج ہونا (۵) اسباب معین طبیعت کا بہم پہونچنا (۶) پینتیس ۳۵ سال سے زائد عمر والی
عورتوں میں اس کا اثر آہستہ آہستہ ہوتا ہے۔

کمی کے موقعے

(۱) مریض کا کثیر الدم اور جوان ہونا (۲) موسم میں انتہا درجہ کی خرابی پیدا ہونا (۳) خوف زدہ
اشخاص پر بھی اس کا اثر بہت تیزی کے ساتھ ہوتا ہے۔

جب مقدمہ کی مدت دراز ہوتی ہے تو مرض کی شدت کم ہوتی ہے۔

علاج کی مہلت ملتی ہے اور مریض جانبر ہوتا ہے۔

طاعونی دورے

جب اس مرض کا پھیلنا شروع ہوتا ہے تو جس قدر مریض مبتلا ہونا ہوتے ہیں دس
بارہ گھنٹہ کے اندر مبتلا ہو جاتے ہیں پھر ایک ہفتہ تک کوئی نیا مریض مبتلا نہیں ہوتا اس کے بعد
دوسرا دورہ شروع ہوتا ہے اور اس دورہ میں بہ نسبت پہلے دورہ کے زیادہ آدمی مبتلا ہوتی
ہیں اور بہ نسبت پہلے کے سخت بھی ہوتا ہے اور کم عرصہ تک رہتا ہے اس کے بعد تیسرا
دورہ شروع ہوتا ہے یہ بھی مثل سابق پہلے ہر دو دوروں سے سخت ہوتا ہے اور ان سے
جلد ختم ہو جاتا ہے اور اس کی درمیانی مدت بھی کم ہوتی ہے اسی طرح اس کے دورے ہوتے
رہتے ہیں اور ہر دورہ کی مدت اور درمیانی وقفہ بہت کم ہوتا جاتا ہے یہاں تک کہ شدت
مرض میں کئی کئی دورے ہونے لگتے ہیں اور ان کی شدت اس قدر بڑھ جاتی ہے کہ صبح کا مریض
شام اور شام کا مریض صبح تک نہیں بچنے پاتا اس وقت میں مریضوں کے کم نجات پانے کا
باعث اغلب مریض کا بار بار دورہ سے متاثر ہونا ہے۔

حلقہ۔ اس کا دورہ خاص ایک حلقہ تک محدود رہتا ہے کبھی یہ حلقے اس قدر چھوٹے

ہوتے ہین کہ ایک فرلانگ زمین سے زیادہ نہین گھیرتے اور کبھی اس قدر وسیع ہوتے ہین کہ کئی میل تک اپنا اثر دکھاتے ہین کبھی یہ اپنے حلقہ مین اس طرح پھیلتا ہے کہ اس سرے سے اُس سرے تک یکسان اثر ہوتا ہے کبھی اس کے برعکس - **ہدایت** - اس کے حلقے اور دوردورن کی شناخت کے واسطے کم از کم چار میل قطعہ زمین کی حالت کا ہر وقت معلوم رہنا ضروری ہے

دوردون کی حلقون کی شناخت کیلئے چارمیل کی حالات کا معلوم رہنا ضروری ہے۔

فصل دوم

درعلاج مقدمہ طاعون

لوبان کی دہونی کا انتظام کرین یہ مریض اور تیماردار ہر دو کے لئے مفید ہے مرض کے تعدیہ کو روکتی ہے عطر خس سنگھائین یا خس پانی مین بھگا کر مریض کے قریب رکھین در دبخ تیماردار اپنے پاس رکھے اور مریض کے بازو یا گلے مین اس طرح لٹکا دیجائے کہ جسم سے ملی ہوئی ہو صبح اور شام مکان مین نیم کی پتی کی دہونی از بس ضروری سمجہین - مرض کے ظاہر ہوتے ہی غذا اور پانی سے روکدین اور مطفیات و مسکنات کا استعمال کرائین ذیل کا نسخہ دین -

مریض کی پاس جانیوالونکے لئے ہدایت

ہوا پاک کرنیکا طریقہ لوبان کی دھونی کر مرض کا تعدیہ نہین ہوتا۔

ہو الشافی

عناب ولایتی ۵ دانہ گل نیلوفر ۶ ماشہ پوست ترنج ۳ ماشہ در دبخ عقربی ۳ ماشہ عرق گاؤزبان ۲۰ تولہ مین بھگائین اور دو تولہ شربت عناب ملا کر پلادین جب تک نسخہ تیار ہو عرق شاہترہ ۵ تولہ عرق گاؤزبان ۵ تولہ شربت عناب ۲ تولہ ملا کر فقط یا عرق کاسنی شریک کر کے دین ایسے تین چار نسخون کا استعمال ایک دن مین ہونا چاہیے۔

نسخہ برائے اعوان وجہ اوّل

انتباہ - اس وقت صرف غلیان کے روکنے کی کوشش موافق غلیان کے کرین اور جوش سے زیادہ سرد دوائین نہ دین اور چونکہ اس وقت کمزوری یا طبیعت کی پستی نہین ہوتی اس لئے مقویات یا مفرحات کا استعمال غیر ضروری جانین۔

جب حرارت مین زیادتی پائی جائے تو نسخہ مذکورہ کے ساتھہ شربت ہاے مصفی مثل شربت کیوڑہ شربت آلو بخارہ شربت نارنج شربت صندل وغیرہ دین جب یہ دوائین کام ندین تو فصد سے چارہ نہوگا۔

فصد کا بہتہ موقع

اس وقت فصد کا کہلوا دینا انتظار کے بعد کہلوانے سے بہتر ہوگا مگر جن ممالک مین خون کی تولید زیادہ نہین ہوتی ان ممالک مین خاص وہان کے باشندون کو فصد کی چندان ضرورت نہین

فصل سوم پرہیز وغیرہ مین

پانی

غذا اور پانی بند کر دین پانی کے بجاے عرق گاؤزبان پلائین قبض ہو تو نصف عرق بادیان شریک کرین یہ انتظام نہو سکے تو پانی بجہا ہوا دین اگر تشنگی زیادہ ہو تو آلو بخارہ پانی مین تر کرین اور پلائین یا منہ مین رکہین نارنگی یا سنگترہ یا میٹہا لیموں چوسنا بہی تشنگی اور کرب کو رفع کرتا ہی زیادہ خلو کی حالت مین بہی پیاس کو تسکین نہین ہوتی لہذا اس کو رفع کرنے کے لئے کچہ مربی سیب یا ادرک یا بہ ایک ایک تولہ تک کہلا کر عرق وغیرہ پلائین۔ **غذا** جب تک برداشت ہوسکی غذا ندین بہوک کا کم معلوم ہونا اس مین نیک علامت ہے اور شدت کی بہوک جو کسی طرح موقوف نہو بد علامت خیال کرین۔

نوٹ۔ جب تک اس مرض کا شبہ بہی باقی رہے غذا نہ دین صرف مربے سیب یا زنجبیل بہہ ترنج وغیرہ پر اکتفا کرین اگر ان مربون کے ساتھہ دو چار سیاہ مرچین بہی پیسکر شامل کر لین تو مناسب ہے از قسم غلہ مسور کی دال کے سوا کچہ ندین۔ واضح ہو کہ اس مرض سے نجات

صحت کے بعد سخت احتیاط درکار ہے۔

اس قدر مشکل نہین ہے جس قدر صحت کے بعد نحیف جسم کی حفاظت کیونکہ اس وقت ادنی خلاف مزاج بہی ہلاکت کا باعث ہوجایا کرتا ہے اور سب سے زیادہ احتیاط غذا کے شروع کرنی کے وقت درکار ہے لہذا اسوقت سے غافل نرہنا چاہیئے۔

پانی بجھانیکی ترکیب - اول پانی کو گرم کریں جوش آنے کے قبل ہی اُتار لیں اور سونا چاندی یا لوہا ان میں سے جو بہم پہونچے گرم کریں اور تین مرتبہ پانی میں بجھا کر پانی ٹھنڈا کر کے دیں مسور کی دال کی ترکیب - دال مسور مقشر ڈھائی تولہ ایک سیر پانی میں پکا کر صرف سہ تولہ پانی سہ ماشہ سرکہ اور ایک ماشہ سیاہ مرچ ملا کر پلائیں اور ہر روز پانی کم کرتے جائیں تاکہ دال کا حصہ زیادہ ہوتا جائے۔

ی بجھانے
ی ترکیب

سور کی دال
ی ترکیب
د اس مرض
کے لئے تیار
ی جاتی ہے

باب دوم درجہ دوم

درجہ دوم سے وہ حالت مراد ہے کہ جب ابتدائی علامتیں ترقی کر جائیں اور خاص خاص علامتیں اس مرض کی ظاہر ہو جائیں مثل گلٹی وغیرہ کے جیسا کہ دیگر کتب طب یونانی جدید وقدیم میں موجود ہے اور مریض کی پریشانی اور بہ نسبت ظاہر کی اندرونی حالت کا زیادہ خراب ہونا اس مرض کی خاص ابتدائی پہچان ہے۔

رجہ دوم کی
شناخت اسکی
خاص علامت

واضح ہو کہ کبھی اس میں گلٹی ہوتی ہے اور کبھی نہیں ہوتی لہذا اس کی دو فصلیں کی گئی ہیں

فصل اول میں اس مرض کے اوس قسم کا بیان ہے جس میں گلٹی نہیں ہوتی اور اوس کی دو قسمیں ہیں حقیقی اور غیر حقیقی حقیقی وہ ہے جس میں گلٹی نمودار نہیں ہوتی اور غیر حقیقی وہ ہے جس میں گلٹی ہوتی ہے مگر محسوس نہیں ہوتی قسم اول حقیقی کے بیان میں پس معلوم ہو کہ حقیقی کی دو قسمیں ہیں ایک وہ ہے جس میں مادہ ہی گلٹی پیدا کرنیکا نہیں ہوتا دوسرا وہ جس میں کسی امر مانع کی وجہ سے گلٹی برآمد نہیں ہوتی پہلی قسم جس میں مادہ ہی گلٹی پیدا کرنیکا نہیں ہوتا وہ متعدی طاعون ہے اور میں اس کی مثال میں عمل ٹیکہ کو پیش کر سکتا ہوں کہ جب اس کا عمل حفظ ماتقدم کے طریقہ پر چیچک اور طاعون کے لئے کیا جاتا ہے تو وقت عمل نہ چیچک برآمد ہوتی ہے اور نہ طاعون حالانکہ اس امر سے کسی کو انکار نہیں کہ ٹیکہ کے بعد جو حالت حادث

ہوتی ہے وہ جسکی یا طاعونی حالت نہین ہے پس یہ بات ثابت ہوئی کہ جو طاعون متعدی طریقہ
سے لاحق ہوگا اُس مین گلٹی برامد نہ ہوگی قسم دوم حقیقی کی وہ ہے جس مین کسی امر مانع کی وجہ سے گلٹی
برآمد نہین ہوتی الحیہ چار صورتے ہین جو ذیل مین بیان کئے جاتے ہین ۱۔ اگر ابتدا مین فصد یا قوی مسہلات
یا نفث الدم یا رعاف یا ذات الجنب یا ذات الصدر یا دو عرق حادث ہو جاے یعنی گلٹی برآمد
ہونے سے پیشتر ان عوارضات کا حدوث گلٹی کی برآمد ہونیکا مانع ہے ۲۔ اور اسیطرح اگر ہیجان
دموی یعنی جوش خون کے شروع ہوتے ہی ہیجان صفراوی کا وقوع یا دوم کے ساتھ صفرا کا
شامل ہوکر غالب ہو جانا بھی مانع وجود گلٹی ہے البتہ آخر الذکر مین ہنوز برآمد ہون گے اگر خون
کی زیادتی جسم مین خصوصاً رگون مین کثرت سے ہو اور مرض کا اثر دفعتاً ہوا ہو تو بھی گلٹی برآمد نہوگی
کیونکہ کثرت دم کی وجہ سے جوش کے وقت رگون مین خون کے سیلان کی گنجائش نہ رہیگی جس کا
لازمی نتیجہ موت ہوگا گلٹی کے پیدا ہونیکی صورت وہی ہے کہ خون کو باہر کیطرف آنیکا موقع ملتا
اگر مجاری ہی بالکل بند ہو نگے۔ مریض زندہ رہیگا مگر بے حس و حرکت پڑ جائیگا اور سانس بھی اچھی
طرح کھینچ سکتا ہوگا اور رگین پھولی ہوئی ہونگی

نوٹ۔ ایسے مریض کو فصد سے فوراً ہوش آجاتا ہے اور گلٹی برآمد ہو جاتی ہے اور بخار چڑھ آتا ہے
برعکس دیگر مواقع کے کہ ان مین فصد کے بعد بخار کم ہو جاتا ہے قسم دوم غیر حقیقی یعنی
جس مین حقیقتاً گلٹی ہوتی ہے مگر محسوس نہین ہوتی چونکہ درحقیقت اس مین گلٹی ہوتی ہے اسلیے
اس کا بیان گلٹی والی فصل مین کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے۔

فصل دوم اس مرض کے اُس قسم مین ہے جس مین گلٹی ہوتی ہے اور اس فصل مین گلٹی
کی حقیقت اور اس کے اقسام اور بعض اختلافات کے فیصلے اور شبہات کے جواب تحقیقی
انصاف کے ساتھ دئے گئے ہین۔

آمور مانعہ گلٹی

موت

فصد سے بعد بخار

اس فصل کو دو قسمون مین لکھا گیا ہے پہلی قسم وہ ہے جس مین گلٹی باوجود ہونے کے محسوس
نہین ہوتی دوسری وہ ہے جس مین گلٹی ہوتی ہے اور محسوس بھی ہوتی ہے **قسم اول** -
واضح ہو کہ جب گلٹی کسی پوشیدہ مقام پر برآمد ہوتی ہے جیسے معدہ وغیرہ تو یہ اکثر محسوس نہین ہوتین
اپنے درد وغیرہ کی وجہ سے پہچانی جاتی ہین اگر کبھی اتنی بڑی ہو جائین جن کا اثر اوپر تک ہو یا
اتفاق سے اوپر کی جانب واقع ہو تو لمس مین آنا ممکن ہے اس کا علاج فصل علاج مین آئیگا
قسم دوم جس مین گلٹی ظاہر ہوتی ہے -

نوٹ قبل اس کے کہ گلٹی کے اقسام وغیرہ بیان کئے جائین یہ مناسب معلوم ہوتا ہی
کہ اس کی حقیقت اور اصلیت وغیرہ لکھی جائے - واضح ہو کہ جیسا اوپر گذرا اس مرض کا اصل
مادہ خون ہوتا ہے اور یہ بات ظاہر ہے کہ بحالت زیادتی اور جوش مادہ خون اندر سے باہر
کی طرف قبل از بحران بھی دفع ہوتا ہے جیسا سونوخس اور مطبقہ او ر چیچک جدری سے ظاہر ہے
اور معمولی جوش مین پھوڑے پھنسی اور ورم کا ہونا دلیل ہے **طاعونی گلٹی** بھی اسی قبیل سے ہے
البتہ اس کا محرک اولیٰ جدا ہے جس طرح چیچک حرارت کے بعد جوش کا ایک نتیجہ ہے گلٹی بھی
یہی صورت رکھتی ہے البتہ فرق یہ ہے کہ چیچک بحرانی ہوتی ہے اور گلٹی غیر بحرانی مگر چیچک
کا مادہ خون مرکب صفرا ہوتا ہے کبھی مادہ دم کے ساتھ صفرا شامل ہو کر اگر غالب آجاتا ہے
جیسا کہ قسم دوم حقیقی مین بیان ہوا تو بجائے گلٹی کے بثور پیدا کرتا ہے یا آبلہ - بثور اور آبلہ کے مادہ
کی کیفیت مین فرق ہے یہ نیلگی سفید وغیرہ رنگ کے پائے جاتے ہین اور جسم کے کسی
خاص حصہ پر نکلتے ہین مقدار مین باقلے سے کوئے ابریشم تک ہوتے ہین باقی بیان ان کا اپنے
موقع پر آئے گا -

جس طرح چیچک حرارت کے بعد جوش کا ایک نتیجہ ہے بثور طاعون بھی یہی صورت

طاعونی
گلٹی

فرق چیچک و طاعون

رکھتے ہین فرق اس قدر ہے کہ چیچک بحرانی ہوتی ہے اور یہ غیر بحرانی ۔
جس وقت طاعون کا اثر ہوتا ہے تو مادہ خون اندر سے باہر کی جانب رجوع کرتا ہے
جس سے لرزہ پیدا ہوتا ہے جو گلٹی برآمد ہونے کی علامت ہے اور جب مادہ دموی کی حرکت
سے مادہ صفرا حرکت مین آتا ہے تو متلی پیدا کرتا ہے ۔

فرق طاعونی گلٹی اور دوسری گلٹیون مین

چونکہ گلٹیون کی بہت قسمین ہین اس لئے ان مین سے بعض کا ذکر جن کو اس طاعونی
گلٹی سے زیادہ مشابہت ہے بیان کیا جاتا ہے پس واضح ہو کہ منجملہ ان کے پہلی وہ
ہے جو کسی رگ پر خراش یا پھنسی وغیرہ کے ہوجانے سے اسی رگ کی جڑ مین خون کے رک
جانے سے پیدا ہوتی ہے ۔

دوسری ۔ وہ ہے جو موسم کی تبدیلی کے وقت اکثر اطفال وغیرہ کو ہوجایا کرتی ہین جن کو
ورم مغابن کہتے ہین اس مین ورم تو زیادہ ہوتا ہے مگر درد کی شدت نہین ہوتی بخار بھی کچھ
زیادہ نہین ہوتا

تیسری قسم ۔ طاعونی گلٹی کی ہے جس کے مادہ کا بیان آگے ہو چکا یہان ان کا فرق بیان
ہوتا ہے واضح ہو کہ پہلی قسم مین زخم وغیرہ کا مقدم ہونا ضروری ہے دوسری قسم مین بخار کا
ہونا ضروری نہین ہوتا اگر ہوتا ہے تو بہت کم ہوتا ہے اور کوئی علامت سخت مثل طاعون
کے نہین ہوتی اور یہ ورم بتدریج بڑھتا ہے اور بہ نسبت طاعونی گلٹی کے بزرگ ہوتا ہے
برعکس تیسری قسم کے کہ یہ دفعتاً نمودار ہوتی ہے اور سوزش اور درد مین سب سے زیادہ
ہوتی ہے اور اس کا ابھار زیادہ نہین ہوتا اگر کبھی بعد کو بڑھتی بھی ہے تو بڑھنا دفعتاً ہوتا ہے
یعنے ایک مقدار سے دوسری مقدار کو یکایک پہونچ جاتی ہے اور جس جگہ ہوتی ہے

اس مقام کو خوب دباتی ہے نکلتے وقت مریض کو یہ معلوم ہوتا ہے کہ کوئی بھالا چبھتا ہے اور اس کا اثر اس عضو کی حرکت سے محسوس ہوتا ہے مثلاً اگر ران پر گلٹی ہو والی ہے تو تھیلی پیر تلوے پا تک یہ محسوس ہوگا کہ کوئی بھالا چبھ رہا ہے اور نکلنے کے بعد بھی درد کی شدت رہتی ہے برعکس دیگر گلٹیوں کے کہ ان میں یہ بات نہیں ہوتی اس ضروری نوٹ کے بیان کرنے کے بعد اس کے اقسام بیان کیے جاتے ہیں معلوم ہو کہ اس کی دس قسمیں ہیں یا ان دس قسم والی دس شعبوں میں لکھا جاتا ہے ۔

شعبہ اول باعتبار رنگ

گلٹی جسم ہی کی رنگ کی ہوتی ہے سرخ سیاہ زرد رنگ جو اس کے مشہور ہیں یہ ہرگز ان رنگوں کی نہیں ہوتی ہاں یہ بات دوسری ہے کہ جسم کے رنگ سے خفیف سرخی مائل ہو مگر یہ جھلک اس قدر خفیف ہوتی ہے کہ ہرگز اوس کو خاص رنگ کی طرف منسوب نہیں کر سکتے بلکہ حقیقی بات یہ ہے کہ گلٹی کا رنگ بالکل سرخ یا زرد یا سیاہ ہونا ہی غیر ممکن ہے کیونکہ اگر گلٹی زرد رنگ کی فرض کیجائے تو اس کا باعث مادہ صفرا ہونا چاہئے مگر ظاہر ہے کہ مادہ صفرا اس قدر غلیظ نہیں ہو سکتا اور جب اس میں اس قدر غلظت کا ہونا ثابت کیا جائیگا تو اس میں زیادہ حرارت کا ہونا لازم آئیگا اور جب اس قدر زیادہ حرارت ہوگی تو رنگ زرد نہ رہیگا اور اگر مادہ صفرا میں خون شامل ہو کر اس کا باعث خیال کیا جائے تو بھی گلٹی زرد نہیں ہو سکتی جیسا کہ سرخ رنگ کے ساتھ زرد رنگ کی آمیزش سے روشن ہے ۔ نیز صفرا سے خون رقیق ہو کر مورطاعونی کا باعث ہو سکتا ہے گلٹی کا باعث نہیں ہو سکتا ۔ پس کیونکر تسلیم کیا جائے کہ گلٹی کا رنگ زرد ہو سکتا ہے ۔ اسیطرح آپ دیگر الوان کی نسبت بھی قیاس کر سکتے ہیں اصل بات یہی کہ گلٹی

گلٹی کے زرد رنگ نہ ہونیکا ثبوت

جسم ہی کے رنگ کی ہوتی ہے مگر کتابون مین جو مختلف رنگ بیان ہوئے ہین وہ بثور یا آبلہ
کے ہین جو بشکل بالکل سفید یا سرخ یا سیاہ رنگ کے پائے جاتے ہین بثور سرخ رنگ
کے آبلے سفید یا نیلگی رنگ کے ہوتے ہین مگر بثور بعد کو سیاہ ہی ہوجاتی ہے ۔

شعبہ دوم باعتبار زمانہ

گلٹی ابتدا مین نکلتی ہے اور کبھی منتہا مین ہی نکل آتی ہے مگر انحطاط مین کبھی نہین نکلتی اگر انتہا مین
نکل آئی تو نہایت محمود ہے ۔

زیادتی مادہ کی صورت مین اس کا نکلنا بہ نسبت ابتدا کے تزاید مین بہتر ہوتا ہے اور اگر
ابتدا مین ہی متعدد نکل آوین تو کوئی حرج نہین ہے بلکہ نہایت بہتر ہے زیادتی مادہ کی صورت
مین ابتدا مین نکلنے سے تزاید مین بدستور زور قایم رہتا ہے اس لئے زیادتی کی حالت مین
ابتدا مین نکلنا زیادہ مفید نہین ہے ۔

شعبہ سوم بلحاظ عمر

اس بارہ مین صرف اس قدر بیان کرنا ہے کہ ہمارے اطبا اس پر متفق ہین کہ پانچ
سال کی عمر سے تیس سال کی عمر تک اس کا زیادہ خطرہ ہے اور زیادہ پچاس سال کی اشخاص
اس مین بہت کم مبتلا ہوتے ہین ان مین سے پندرہ سے پچیس سال کی مرد زیادہ مبتلا ہوتے ہین
انکا یہ تجربہ میرے اُس جملہ کی تائید کرتا ہے جو مینے اس مرض کی تعریف مین لکھا ہے

شعبہ چہارم بلحاظ مزاج

دموی مزاج والون کو یہ مرض سب سے زیادہ اور سوداوی مزاج والون کو سب سے کم
لاحق ہوتا ہے مگر یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ کمزور اور بیمار اشخاص بھی اس مرض سے محفوظ رہتے

ہین۔ یہ بھی اس مرض کے دموی ہونے کی ایک دلیل ہے۔

شعبہ پنجم باعتبار مقدار

بہ نسبت چھوٹی گلٹی کے بڑی کم خطر ہے اور وجہ ظاہر ہے کہ اگر متاثرت مادہ کیوجہ سے بڑی چھوٹی ہین تو چھوٹی کا مادہ حاد ہونا چاہئے جس کی وجہ سے یہ بہ نسبت اپنے غیر کے خطرناک ہوگی اور اگر مادہ واحد ہوگا تو بھی چھوٹی کا ہونا اس لئے خطرناک ہوگا کہ اگر بڑی ہوتی تو مادہ باعث اندر سے باہر کیجانب زیادہ کھیچ آتا بہرحال ہر صورت مین بہتر تھا مثلاً اگر اعضائے رئیسہ مادہ کو پہونچتے ہین تو مادہ سمی کا اعضائے رئیسہ سے باہر آجانا ہر طرح بہتر ہے اور اگر مادہ دم کی زیادتی یا جوش کے باعث مادہ دم اس طرف کو رجوع ہوتا ہے یا طبیعت اس طرف دفع کرتی ہے۔ تو بھی اس وجہ سے کہ اندرونی حصہ مین مادہ کی تقلیل ہوتی ہے بہتر ہے حلق کی گلٹی اگر بہت بڑھ جائے تو بوجہ سانس رک جانے کے مہلک ہوسکتی ہے مگر اس کا مہلک ہونا عارضی ہوگا نہ کہ حقیقی۔

شعبہ ششم باعتبار تعداد

تعدد کا ہونا محمود ہے بوجہ منتشر ہوکر کمزور ہوجانے اور باہر آجانے مادہ کے خواہ یہ یکبارگی برآمد ہون یا بدفعات بشرطیکہ ایک بخار مین برآمد ہون۔

نوٹ اگر ہر گلٹی کے ساتھہ بخار مین زیادتی ہوگی تو اس بات کی دلیل ہوگی کہ مرض کے دورون کا اثر بار بار مریض پر ہو رہا ہے جو کسی حال مین اچھا نہین ہے اور اسی طرح اگر پہلی گلٹی زمانہ ابتداء مین برآمد ہوا اور دوسری زمانہ تزاید مین کسی خطرناک جگہ پر تو ایسی گلٹی کو بھی خطرہ سے خالی نہین سمجھنا چاہئے

شعبہ ہفتم باعتبار وجع

گلٹی مین جس قدر درد ہوگا اسی قدر خطرناک ہوگی خصیہ کی گلٹی مین سب سے زیادہ درد ہوتا ہے اس سے کم ٹخنہ کی گلٹی مین اس کے بعد گردن والی مین جو خاص حلیتی (یعنی نخاع) پہ ہوان کے علاوہ

جس قدر ہین ان مین حسب کیفیت وکمیت مادہ ورد ہین کمی وزیادتی ہوتی ہے۔

تشبیہ ہشتم بلحاظ مقام جسم

اطبا اس بات پر متفق ہین کہ سب سے زیادہ خطرناک گلٹی بائین بغل کی ہوتی ہے اگرچہ اس امر پر قلب کی نزدیکی بہت بڑی دلیل ہے مگر مین اپنے تجربہ کی بنا پر اس ملک کے خطہ متعدد آگرہ واودہ کیلئے کہہ سکتا ہون کہ سید ہے ران کی گلٹی سب سے زیادہ ردی ہوتی ہے بائین بغل کی گلٹی مین سب سے زیادہ خطرہ کی وجہ مادہ کا قلب پر جا پڑنے کا گمان ہے مگر یہ خدشہ ہر گلٹی کے ساتھہ موجود ہے پھر خصوصیت کیون دوسری بات یہ ہے کہ جب مادہ حرکت مین تھا اور منتشر تھا اس وقت تو قلب نے اپنے اوپر نہ آنے دیا اب سکون کے بعد اس امر کا خیال کرنا بلا وجہ ہے خصوصاً جب کہ علاج سے مدد کیجارہی ہو ہرچند میرا یہ خیال صحیح ہو تاہم مین اس دلیل پر زور دینا نہین چاہتا بلکہ کسی دوسرے طریقہ پر اپنے مدعا کو حل کرنا چاہتا ہون دلیل سوم پس واضح ہو کہ مرض سے نجات جب ہی حاصل ہوسکتی ہے جب طبیعت دفع مرض کی طرف متوجہ ہو اور علاج سے اس کی مدد کیجارہی ہو یہان پر ہم ان ہر دو ذرائع کا وجود سب سے بہتر پاتے ہین طبیعت کا متوجہ ہونا مادہ کو قلب پر نہ آنے دینے سے صاف ظاہر ہے اب رہا مدد پہونچانے کا دوسرا مسئلہ سو یہ بھی کوئی پیچیدہ امر نہین ہے طبیعت کو مدد پہونچانا یہی ہے کہ دفع سبب کے لئے کوشش کیجائے سو تھوڑی سے تامل سے معلوم ہوسکتا ہے کہ اس موقع پر یہ بات کس قدر آسان ہے یعنے جس قدر قوی اور فوری مدد قلب پر ہم پہنچا سکتے ہین جسم کے کسی حصہ کے لئے ممکن نہین کیونکہ حکیم مطلق نے جس قدر قوی اور زود اثر دوائین قلب کے واسطے پیدا کی ہین کسی حصہ جسم کے لئے نہین پیدا کین پس اگر بعض وجوہ سے قلب کی گلٹی خطرناک مان لیجائے تو ان اسباب سے خطرناک نہ سمجھی جاسے گی دلیل چہارم یہ ہے کہ جگر منبع خون ہے مگر قلب صرف

ایک حوض کی حیثیت رکھتا ہے جہاں پر خون جسم کے دیگر اعضا کو جانے کی غرض سے صاف ہو کر جمع رہتا ہے لہذا جگر اور قلب ہر دو خون کے ظروف ہوئے اور یہ اوپر ثابت ہو چکا ہے کہ یہہ مرض دموی ہے پس اس لحاظ سے قلب اور جگر والی گلٹیاں زیادہ خطرناک ہوئیں مگر ان میں سے جگر والی سب سے زیادہ خوفناک ہوگی اور یہ نتیجہ وجوہ بالا کے لکھنے کے بعد نہیں نکالا گیا ہے بلکہ ان وجوہ کے لکھنے پر جس نے مجھے مجبور کیا وہ میرا ذاتی تجربہ ہے کہ جب میں نے جگر والی گلٹی کو زیادہ خطرناک پایا تو وجوہ بالا لکھکر ثابت کرنیکی کوشش کی پس اگر میرے وجوہ بالا قابل تسلیم نہ بھی ہوں تو بھی میرا مقصد حاصل ہے

نوٹ - میری مراد یہ ہرگز نہیں ہے کہ قلب کی گلٹی بے خطر ہے بلکہ سیدھی ران اور بائیں بغل سے مراد ہے

بائیں بغل کی گلٹی - اگر بغل میں بازو کی طرف ہو تو خطرناک نہیں ہے اگر جسم کی جانب ہو تو زیادہ خطرناک ہے اور درمیان والی اوسط درجہ میں ہے اور یہی دونوں قلب سے متعلق ہیں یا ان ہر دو میں درد شدید ہوتا ہے۔

سیدھی ران کی گلٹی اگر یہ بالکل جوڑ پر ہو تو شدید نہیں ہوتی لیکن اگر جوڑ سے کچھ نیچے ہو تو پر خطر ہے اور جگر کی گلٹی سے یہی گلٹی مراد ہے اور قلب والی گلٹی کا اسی سے مقابلہ کیا گیا ہے اور یہ اس وقت نمودار ہوتی ہے جب مادہ متاثرہ مقعر جگر کی طرف ہو۔

سیدھی بغل کی گلٹی جب مادہ کا تعلق جگر کے محدب سے ہوتا ہے اس وقت برآمد ہوتی ہے اگرچہ یہ ہر دو جگر سے تعلق رکھتی ہیں مگر مقعر والی کو اس لئے ترجیح دی گئی ہے کہ مقعر جگر خاص الخاص منبع خون ہے **شکم کی گلٹی** یہ محسوس نہیں ہوتی اس کا درد قولنج کے درد کی مشابہ ہوتا ہے

نوٹ چونکہ شکم ایک ایسا مقام ہے جہاں درد کی شکایت اکثر واقع ہوا کرتی ہے اس لئے ایام وبا میں تحقیق کے ساتھ علاج کرنا چاہیئے درحقیقت اس کے درد میں فرق ہوتا ہے اور

عوارضات بھی مختلف ہوتے ہین مگر مریض شناخت نہین کرسکتا اس مین تپ شدید نہین ہوتی اس کا
درد ایک جگہ پر ہوتا ہے مگر اس کا اثر دور تک پھیلنے سے قولنج کا شبہ گذرتا ہے کبھی خفیف متلی بھی ساتھ
ہوتی ہے بہت بڑا فرق یا شناخت اس کی یہ ہے کہ اس مین تپ ہونے کے علاوہ اس مقام کی گلٹی
کے درد کی شدت قولنج کے برابر نہین ہوتی موسم بھی اس کا بہت بڑا گواہ ہوتا ہے برعکس قولنج
کے کہ اس مین تپ نہین ہوتی درد شدید ہوتا ہے اگرچہ عام طور سے گلٹی کا درد قولنج سے کم نہین ہوتا
مگر شکم کی گلٹی مین درد طبعاً کم ہوتا ہے۔ بائین ران کی گلٹی۔ یہ کبھی خطرناک نہین ہوتی اور
یہ زیادہ تر مستورات کو ہوتی ہے قفا کی گلٹی۔ جو نخاع پر ہوتی ہے باعتبار درد کے اس کا تیسرا
نمبر ہے اور اکثر مہلک ہے خصیہ کی گلٹی شعبہ ہشتم مین لکھا جاچکا ہے کہ درد کے اعتبار کرتے
ہوئے اس کا درجہ سب سے اول ہے اور اس مین ورم بھی علاوہ گلٹی کے بہت جلد آتا ہے اور
اس مین موت کا باعث درد ہی ہوتا ہے غشی جلد جلد طاری ہوتی رہتی ہے حلق اور بیخ زبان
کی گلٹی۔ اگر ان مین اس قدر ورم ہوجائے کہ سانس کا آنا جانا بند ہوجائے تو مہلک ہے
بیخ زبان کی گلٹی مین اکثر قرحہ پڑ جاتا ہے اور زخم بہت کم اچھا ہوتا ہے اور آخر مین منتقل بدق
ہوکر مریض چھ ماہ کے اندر فوت ہوجاتا ہے۔ پس گوش۔ یہ بچون کو زیادہ نکلتی ہے اور جس قدر
اوپر کی جانب ہوتی ہے اسی قدر خطرناک ہے اس کا زیادہ خطرناک مقام سوراخ گوش کے
مقابل عظم حجری کے کنارہ پر ہوتا ہے اور اکثر بثوری شکل مین سخت سوزش کے ساتھ ہوتی
ہے بعض وقت انہی ایام مین تمام جسم پر بثور مع سوزش نمودار ہوتے ہین اگرچہ اس کا مادہ
بھی ہوتا ہے مگر تمام جسم مین منتشر ہوجانے اور اندر سے عضو خسیس کے طرف رجوع ہوجانیکے
سبب سے چندان خوفناک نہین ہوتا اور جو تعداد مین ایک سے زیادہ نہوگی وہ مثل گلٹی کے
خوفناک ہوگئے مثانہ اور رحم۔ ان کی گلٹیان بھی مثل شکم کے گلٹی کے نظر مین نہین آتی مگر جب یہ کچھ

بثورہ کا مقـ

اوپر کی جانب کو ہوتی ہین تو چھونے سے محسوس ہو سکتی ہے ان کی شناخت درد کی وجہ سے کیجانی ہے
بہ نسبت مثانہ کے رحم کی گلٹی مین زیادہ درد ہوتا ہے ان دونون مین حبس بول عارض ہوتا ہے
بشرطیکہ وہ راستہ کو خود بند کر دے یا بند کرنے کا باعث ہو۔ ان گلٹیون کے ساتھہ حبس بول
ہونا پیغام اجل ہے سلائی سے فایدہ نہین ہوتا ہے بجاے پیشاب کے سلائی سے خون
گرتا ہے ہاتھہ کی گلٹی۔ جو موضع فصد کے قریب یعنے قدرے نیچے ہوتی ہے مہلک ہے
سرین کی گلٹی برابر حنظل کے ہوتی ہے تب شدید نہین ہوتی درد بھی کم ہوتا ہے مگر تحلیل دیر مین
ہوتی ہے ٹخنہ کی گلٹی اس مین درد شدید ہوتا اور اس کے اطراف مین بھی ورم آجاتا ہے
خدا پناہ دے مریض سخت بیچین ہوتا ہے۔
نوٹ سب سے زیادہ گلٹیون کے نکلنے کے مقام کنج ران اور بغل اور پس گوش ہین ورنہ یہ
ہر جگہ نکل سکتی ہے مخصوص مقام اس کے لئے کوئی نہین ہے خصوصیت رکھنے والے مقامات کا
بیان کیا گیا باقی کا حال انہی پر قیاس کرین۔

شعبہ نہم باعتبار مضاعف وغیر مضاعف

بعض وقت گلٹی کے نیچے ایک اور گلٹی برآمد ہوتی ہے یہ سخت تکلیف دہ اور خطرناک ہے
اس کی شناخت گلٹی کے درد مین کمی ہو کر زیادہ ہونے اور دیگر تکالیف کے عود کرانے سے ہو سکتی
ہے یہ بعد والی گلٹی اگر پہلی گلٹی سے بڑی ہوتی ہے تو چھونے سے فوراً معلوم ہو سکتی ہے اور
اگر معاملہ برعکس ہوتا ہے تو چھونے سے تشخیص نہین ہو سکتی اگرچہ یہ قسم شعبہ ششم مین داخل ہو سکتی
تھی مگر بوجہ خصوصیت کے علیحدہ لکھی گئی۔

شعبہ دہم باعتبار ملک

اس بیان مین مجھے صرف اس خیال کی تردید کرنا مقصود ہے جو ابتدا مین جہلا کے اندر

پہیلا ہوا تھا یعنے انگریزون پر طاعون کا اثر نہونے کے بارہ مین اعتراض تھا اس کے ساتھہ ہی اوربھی بے بنیاد اضافہ تھے واضح ہو کہ اول تو یہ بات ہی قابل یقین نہین کہ کوئی انگریز ہندوستان مین اس مرض مین مبتلا نہوا ہو ہان یہ بالکل درست ہے کہ یہہ اپنی تعداد کے لحاظ سے کم بلکہ بہت ہی کم مبتلا ہوے ہون اور ایسا ہی ہونا بہی تہا بعض لوگ ان کے مبتلا نہونیکا باعث ان مین زیادہ صفائی کا ہونا خیال کرتے ہین مگر حقیقی بات یہ ہے کہ ایک ملک کی وبار دوسرے ملک والون کے لئے وہی اثر نہین پہنچتی کبہی اتنا کم ہوتا ہے۔ اور کبہی زیادہ اس وبار کا اثر ان پر طبعاً کم ہونا چاہیے کیونکہ جب یہ اپنے سرد ملک کو چہوڑکر اس گرم ملک مین آتے ہین تو تبدیل غذا اور آب وہوا سے تولید خون ان مین کم ہونے لگتی ہے اور خون کی کیفیت مین بہی تغیر آجاتا ہے جوان کیواسطے خاصتہ کم ہوتا ہی فصد کا کام دیتا ہی اور چونکہ یہہ مرض دموی ہے اس لئے اس کا حملہ ان پر نہین ہونے پاتا اس کے علاوہ ایک اور بات ہے جس کو سب جانتے ہین کہ یہ مرض قدرتاً سب سے زیادہ حبشیون کو اس کے بعد ہندیون کو اور اسی نسبت سے بمدارج سب سے کم انگریزون کو لاحق ہوتا ہے اور یہ تفصیل طب کی کتابون مین موجود ہے پس بوجوہ بالا بخوبی ثابت ہوا کہ جہلاء کا وہ خیال بالکل بے بنیاد تہا

شعبہ یازدہم باعتبار جنس

یعنے باعتبار تذکیر و تانیث واضح ہو کہ گلٹی جوانون کو اکثر سیدہے ران مین عورتون کو بائین ران مین اور بچون کو پس گوش نمودار ہوتی ہے۔

نوٹ۔ عورتون کو اس مرض مین اکثر خون جاری ہوجاتا ہے اور اس مرض مین عورتون کو زیادہ نجات حاصل ہوتی ہے۔

طاعونی بثور یا آبلہ

اگرچہ ان کا بیان ضمناً آچکا ہے تاہم علیحدہ بیان ہونا بھی مناسب معلوم ہوتا ہے واضح ہو کہ
آبلے رنگ مین سفید یا بلغمی ہوتے ہین اور جسم کے اعلیٰ حصہ مین سے ایک جگہ متعدد نکل پڑتے ہین
سفید اکثر باقلے کی برابر اور سیاہ کوید ابریشم کی برابر ہوتے ہین اور جس طرح اگ سے جلکر چھالے
پڑتے ہین یہ چھالے بھی انہی کے مشابہ ہوتے ہین کبھی یہ سب ملکر ایک ہو جاتے ہین جو روپیہ
کے برابر قطر مین ایک معلوم ہونے لگتا ہے۔ مگر سیاہ رنگ والے طولانی دیکھے گئے ہین مگر بثور
جو سرخ رنگ کی ہوتی ہے اور کان کے پیچھے نکلتی ہے صرف ایک ہوتی ہے اور بعض وقت
آخر مین سیاہ ہو جاتی ہے طب کی کتابون مین جو گلٹی کو نگلین بتلایا گیا ہے وہ بھی آبلے یا بثور
ہوسکتی مین گلٹی نگلین نہین ہوسکتی اور ان کے مادہ کی بحث گلٹی کے مادہ مین ہوچکی ہے۔

تحقیق مسئلہ حمی و گلٹی

واضح ہو کہ اس وبائی بخار مین چونکہ گلٹی ہوتی ہے اور وہ بھی بجائے خود تکلیف دہ ہے اس
لئے اس بخار کا نام گلٹی کے نام سے مشہور ہوگیا ہے ورنہ اصل بخار ہے اور گلٹی عرض بخار
ہی خطرناک ہے اور بخار ہی لازمی بخار کا ہونا گلٹی سے پہلے ثابت ہے اور آخر تک قائم
رہتا ہے گلٹی بعد کو نکلتی ہے اور جلد رفع ہو جاتی ہے اور جو گلٹی بخار کے بعد قائم رہ جاتی ہے
اس کی حقیقت ظاہر ہے اور اسی طرح جو گلٹی بلا تپ نکلتی ہے اس کی حالت بھی روشن
یعنی ان ہر دو مین مطلق خطرہ نہین برعکس بخار طاعونی کے کہ وہ کسی حالت مین خطرہ سے خالی نہین
بخار سے قبل کبھی گلٹی کا برآمد ہو جانا بخار کو گلٹی سے مقدم بتانے مین کوئی تعرض پیدا نہین
کرسکتا حالانکہ اول یہی امر دشوار ہے کہ گلٹی سے پہلے بخار کا نہونا ثابت کیا ثابت ہوسکے کیونکہ بلا دلیل
ہم یہ تسلیم نہین کرسکتے کہ بخار سے پہلے گلٹی نکلتی ہین اور اس امر کا ثبوت غیر ممکن سمجھتے ہین

کیونکہ حالت تندرستی میں ایک کثیر جماعت کو کسی ڈاکٹر یا حکیم کا کچھ بنٹ گلٹی برآمد ہونے سے پہلے معاینہ کرنا غیر ممکن سا ہے۔ اور اگر اس بات کو تسلیم بھی کر لیا جاوے کہ بخار سے قبل بھی گلٹی برآمد ہو جاتی ہے تو بھی بحکم الشاذ کالمعدوم ایک دو کو ایسا ہونا قاعدہ میں نہیں آسکتا اور جس طرح وہ چیچک جو بخار سے پہلے برآمد ہوتی ہے اور چیچک کے عام قاعدہ بخار کے بعد برآمد ہونے سے مستثنیٰ ہے یہ قسم بھی مستثنیٰ سمجھی جائیگی ورنہ یہ لازم آئیگا کہ چیچک جوش خون کا نتیجہ نہیں ہے مگر اس کو کوئی تسلیم نہیں کر سکتا لہذا گلٹی کا عام طور پر بخار کے بعد ہی برآمد ہونا ثابت ہوا ایک شبہ یہاں یہ بھی وارد ہوتا ہے کہ آیا ممکن ہے کہ تپ اس مرض کی ایک علامت ہو اور گلٹی مرض پس اس کے لئے ضروری ہوا کہ اول علامات کے اقسام پر ایک نظر ڈالی جائے پس معلوم ہو کہ علامت کے چند اقسام ہیں منجملہ ان کے ایک قسم مقدمہ کے نام سے موسوم ہے جیسے نزول الماء کا مقدمہ تخیلات استقرار کا سوء القینیہ فالج کا اختلاج عضو ہے۔ دوسری قسم علامت کی وہ ہے کہ جس سے مرض اپنے انواع سے جدا ہوتا ہے مثلاً تپ صفراوی کا تپ کے اندر آنا اس بات کو ظاہر کرتا ہے یہ صفراوی بخار ہے تیسری قسم وہ ہے جو لفس مرض کے متعلق اچھے یا برے کی خبر دیتی ہے جیسے سرسام میں اشک کا آنا بد علامت اور امراض دماغی میں نکسیر کا پھوٹنا نیک علامت ہے اسیطرح ہیضہ میں نیند کا آنا محمود سمجھا جاتا ہے چوتھی قسم وہ ہے جو مرض کے منتقل ہونیکی خبر دیتی ہے مثلاً اگر حمی یوم تین روز تک نہ اترے اور نہ اس کے اترنے کی کوئی علامت پائی جاوے اور حرارت یکساں حالت پر قایم رہے یعنی زیادتی نہ پائی جائے لیکن حمی یوم کی نسبت کرتے ہوئے خشکی بڑھ جاوے اور چہرہ زردی مائل نظر آنے لگے تو یہ علامات حمی دق کی طرف منتقل ہونیکی خبر دیتی ہیں ان کے علاوہ علامات کے کئی اور قسمیں ہیں مگر جو مشہور تھیں انہی پر اکتفا کیا گیا ہر چہار ان میں سے بھی تیسری اور چوتھی قسم کو اس سے کسی قسم کی مشابہت نہیں ہے مگر اقسام ہونے کے

ایک شبہ
جواب

اعتبار سے بیان کیا گیا باقی رہیں دوسری اور پہلی ان کا حال سنئے پہلی قسم ایک حادث ہونے والی
وجود کی خبر دیتی ہے اور دوسری ایک حادث شدہ وجود کے نسبت کچھ بیان کرتی ہے پہلی قسم
کے لئے یہ ضروری ہے کہ اصل مرض سے سابق ہو اور جب ہو مقدم ہو اگر ان علامات کے
بعد اصل مرض نہ حادث ہو تو مریض اصل مرض کے نتایج سے بہی محفوظ رہے مگر یہاں پر تمام باتیں
اس کے برعکس ہیں مثلاً بخار آتے ہی بہت سے مریض مرجاتے ہیں حالانکہ انگوگلٹی یعنی اصل مرض
ہونے کے بعد مرنا چاہئے تہا اسیطرح اگر کبہی ایسا اتفاق ہوجائے کہ گلٹی بخار سے قبل نکل آئی
تو بخار اس کے بعد بہی ہوجاتا ہے حالانکہ نشانی مقدم ہونے کی حیثیت سے اب اس کی ضرورت نہ تہی
غرضکہ جو باتیں مقدمہ مرض کے لئے مخصوص ہیں وہ تمام باتیں اس تپ میں نہیں پائی جاتیں لہذا
کسی طرح یہ بخار گلٹی کی علامت مقدمہ نہیں ہوسکتا اب رہی دوسری قسم اس کا وجود تابع ہے
اصل مرض کے یعنی حالت بخار میں اگر قے صفراوی اوے گی تو یہی تپ صفراوی کی علامت ہوگی اس
سے یہ نتیجہ بر آمد ہوا کہ گلٹی کی موجودگی میں بخار کا ہونا نشانی مانی جائے طاعون کی مگر واقعہ برعکس ہے
یعنی بخار کی موجودگی میں گلٹی بر آمد ہوتی ہے لہذا گلٹی ایک علامت ہوئی واسطے شناخت اس بخار
کے اور یہی ہمارا مقصد تہا۔ ایک اور عام مثال ہم پاتے ہیں جو اس کے فیصلہ کے لئے کافی
دلیل ہے یعنی جہاں دموی میں اورام یا بثور کا ہونا جیسے مطبقہ میں ورم لوزتین وغیرہ ہوجایا کرتا ہے تپ
دموی کی علامت ہے نہ کہ بخار کا ہونا اس اورام کی علامت ایک اور دلیل اس بات کی کہ
گلٹی اصل مرض نہیں ہے یہ ہے کہ اگر گلٹی اصل مرض ہوتا تو ان گلٹیوں کا متعدد برآمد
ہونا شدت اور سخت نقصان کا باعث ہوتا مگر معاملہ بالکل برعکس ہے یعنے متعدد گلٹیوں کا
نکل آنا باعث صحت ہے اور ہر حال میں محمود خیال کیا جاتا ہے مزید براں بخار کا دوبارہ ہونا
پیغام اجل ہے ان وجوہات اور دلائل بالا کی بنا پر امید ہے کہ کسی کو اس بات کے تسلیم کرنے میں

انکار نہوگا کہ بخار اصل مرض اور گلٹی اُس کا عرض ہے

عوارضات

جو گلٹی نہونے کی صورت مین پیدا ہوتی ہین۔

(۱) ذات الصدر (۲) ذات الجنب (۳) سوءتنفس (۴) رعاف
(۵) قی الدم (۶) اسہال الدم (۷) اسہال (۸) درور عرق
(۹) پہنسی (۱۰) ادرار خون (در عورات) (۱۱) قبض

نوٹ۔ رعاف اور پہنسی محمود علامتین ہین علی ہذا القیاس قبض معمولی

عوارضات

جو گلٹی کے ہمراہ لاحق ہوتے ہین۔
سرسام۔ توحش۔ عطش۔ گرسنگی۔ خفقان۔ غشی۔ دردسر۔ حبس بول وغیرہ۔

باب سوم در معالجات

ہدایات متعلق درستی ہوا و پرہیز و طریقہ انسداد تعدیہ مرض جو اس مرض کے مقدمہ مین گزرین ان کو ملحوظ رکھکر اس مرض کے علاج کے طرف متوجہ ہون ابتدا ر علاج کی اُسی نسخہ سے کرین جو اس مرض کے مقدمہ کے علاج مین گزرا البتہ بخیال زیادتی حرارت اس وقت تخم کاسنی اور اضافہ کرین۔ اگر متلی۔ شریک ہو تو بخارہ (۵) دانہ تک شریک کرین اور شیرہ زرشک (۴) ماشہ بڑہائین نسخہ مع اضافہ ذیل مین درج ہوتا ہے ہو الشافی عناب ولایتی (۵) دانہ گل نیلوفر (۶) ماشہ پوست ترنج (۳) ماشہ درونج عقربی (۶) ماشہ پاؤ سیر گاؤزبان کے عرق مین بہگا کر تہوڑا تہوڑا پلاتے رہین جب عرق کم ہو جائے تو عرق مذکور اور شریک کرلین اگر اضافہ کے اجزاء کے ساتھہ دینا ہو تو

(۶) ماشہ تخم کاسنی (۷) دانہ آلو بخارہ ۱۶ ماشہ زرشک اور بڑھا لین یہ نسخہ طاعونی بخار مین خواہ بخار
گلٹی کے ساتھ ہو یا بغیر اس کے دونون حالتون مین مفید ہے البتہ اگر کوئی خاص عارضہ لاحق
ہو جائے تو نسخہ مین اس کی رعایت ضروری ہوگی مثلاً حالت سرسام مین گل بنفشہ ۶ ماشہ
برگ گاؤزبان ۳ ماشہ بادیان ۶ ماشہ کوکشنک ۵ ماشہ داخل کرین اور زرشک خارج کردین
اگر کوئی امر مانع نہ ہو تو فصد کھلائین اور فصد کا بیان آگے آتا ہے وہان ملاحظہ کرین واضح ہو کہ
سرسام کے متعدد اقسام ہین مگر اس مرض مین جن کو خصوصیت ہے ان کا بیان ہوتا ہے پس جو
سرسام اس حالت مین واقع ہوتے ہین ان کی تین قسمین ہین (۱) عارضی (۲) عانغرایا (۳) فرانیطس
عارضی سرسام یہ وہی سرسام ہے جو اکثر تپون مین ہوجایا کرتا ہے اور اس کا علاج بھی یہی
ہے یعنے ہاتھون اور پیرون مین خالی سینگی کھچانا یا دھنیہ وغیرہ کی پوٹلی بنا کر ہاتھون اور پیرون کے
تلون اور ایڑیون کی طرف سے پنجون کی طرف پھیرنا ہتھیلیون پر گلاب اور روغن گل کے پھاہے تھوڑی تھوڑی
رکھنا (۲) عانغرایا یہ غلظت خون کی وجہ سے عارض ہوتا ہے اگر حرارت کے خیال سے
زیادہ بارد دوائین خصوصاً ابتدا مین استعمال کرا دی جائین تو بسبب برودت کے دماغی
رگون کا خون غلیظ ہو کر سرسام پیدا کرتا ہے۔ اور اس کو شقاقلوس بھی کہتے ہین (۳) اصل سرسام
جو اس مرض مین ہونا چاہئے فرانیطس ہے اس کا باعث خون کا دماغ کی طرف جمع ہونا ہی اس
کا خون غیر متعفن ہوتا ہے بیشتر اور اکثر اسکا وجود پایا جاتا ہے مگر بعض اوقات بلغمونی یعنی ورم
نفس دماغ بھی ہوجاتا ہے جس کا باعث خون متعفن ہوتا ہے **علاج**۔ سرسام عارضی کا اوپر
گزرا عانغرایا اور فرانیطس کا علاج حسب ذیل کرین مونگ کی ٹکی یعنے ارد مونگ کو گائے
کے دودھ مین گوندھ کر ایک طرف سینکین جس طرف کچی ہو روغن گل عمدہ ۲ تولہ سرکہ خالص ۶ ماشہ
ملا کر خوب چپڑین اور سر کے بال قینچی سے کتر کر گرم گرم باندھ دین اور پھر دوسرے گھنٹہ مین بدلتے رہین

ایک ٹکی کا وزن بارہ تولہ سے کم نہو یہ ٹکی اکثر جگہ مفید ثابت ہوئی ہے اور تین ٹکی سے زیادہ کی ضرورت نہین ہوتی ہے۔

نوٹ سر کے بال اُسترہ سے نہ مونڈے جائین اگر خالص روغن گل نہ ملے تو اس ترکیب سے تیار کرلین گلاب کے تازہ پھول زیرہ اور سبزی علیحدہ کرکے سہ تولہ لیکر ۱۵ تولہ تلی کے خالص تیل مین تین چار تولہ پانی ڈالکر خوب ملین اور نرم آنچ پر رکھکر پکالین جب پانی جل جاوے اُتار لین دیگر مرغ ذبح کرین آلائش نکالکر گرم گرم مع بال و پر سر پر ٹوپ کی طرح چڑھا دین دیگر فصد کھلوائین اور فصد کی ترکیب آگے آتی ہے

ذات الجنب

ذات الجنب یہ اکثر گلٹی واقع نہونیکی صورت مین واقع ہوتا ہے علاج درد کے جانب کی فصد کھلائین کہ بہترین علاج ہے خون کے ساتھہ ہی درد موقوف ہوجاتا ہے باسلیق سے پندرہ ۱۵ تولہ خون نکالنا اوسط درجہ ہی بینی کے نسخہ مین بجائے آلو بخارہ اور زرشک کے اصل السوس ۵ ماشہ گل بنفشہ ۶ ماشہ سپستان ۹ دانہ گل خبازی ۵ ماشہ تخم خطمی ۶ ماشہ داخل کرین اگر قبض ہو تو انجیر پانچ دانہ اور زیادہ کرین اگر فصد نہ کھلا سکتے ہون تو سفوف الماس ۲ تولہ صبح اور یکتولہ شام کو تین یوم تک روزانہ داخل کرتے رہین فصد کا فائدہ دیتا ہے مگر جن ممالک مین یا جن مواقع مین فصد لے سکتے ہون فصد کو ترک نہ کرین پسلیون پر قیروطی چیڑکر خوب سینک کرین نسخہ قیروطی تخم خطمی برگ بنفشہ گل بابونہ ہر ایک چھہ ماشہ پانی مین جوش دین جب جوش ہو چلے تو روغن گل دو تولہ اور موم خالص ۶ ماشہ شریک کرین اور تھوڑی دیر اور پکا کر اتار لین حل کرنے کے بعد کام مین لائین اگر درد کی شدت ہو روغن گل کے عوض روغن زیت شریک کرین

ذات الصدر

ذات الصدر مین جانب موافق کے فصد لین یعنی باسلیق کھلائین خون موافق لین اور نسخہ ذات الجنب والامع اضافہ پر سیاوشان ۴ ماشہ بادرنجبویہ تین ۳ ماشہ پلائین قبض کے رفع کے لئے جو تدبیر

ذات الجنب مین بتائی گئی ہے ملحوظ رکہین قیروطی مذکور الصدر پر چیڑین اور سینک کرین یا صرف روغن السی روغن زیت مین موم پگہلا کر استعمال کرائین۔

نوٹ۔ ذات الجنب یا ذات الصدر لاحق ہونے کے بعد طاعون یعنی گلٹی کا خوف جاتا رہتا ہے درحقیقت یہ عارضے خود طاعون کی حالت بدلکر ظاہر ہوتے ہین پس جب یہ عارض ہون تو ان کا علاج مثل ان کے اصل مرض کے کیا جاوے اور اگر بغرض احتیاط کہانے اور لگانیکی دواؤن مین کچہہ رعایت طاعونکی بہی رکہین تو نامناسب نہ ہوگا مثلاً لیپ مین جدوار اور کہانے کی دوا مین دوا الِمسک معتدل شریک کرنا مصلحت ہوگا۔

سو تنفس

سوء تنفس۔ آلو بخارہ اور زرشک کے بجائے سپستان ۹ دانہ بادرنجبویہ ۵ ماشہ اصل السوس ۵ ماشہ ابریشم ۴ ماشہ داخل کرین اور بجائے شربت کے عسل خالص ۶ ماشہ ملائین اور صدر پر السی کے تیل والی قیروطی جو ذات الجنب مین گذری چیڑین بکری کا چمڑا بالون کی طرف سے گرم کرکے باندہ دین یا ہلکی سینک کرتے رہین۔ دیگر۔ آب ادرک ۳ ماشہ عسل خالص ایک تولہ ورق طلا نیم عدد شربت عناب ۲ تولہ ملا کر تہوڑا تہوڑا چٹائین اگر زیادہ ضرورت ہو جدوار نصف ماشہ اصل السوس مقشر ڈیڑہ ماشہ باریک پیسکر ملائین اگر مرض کی سختی کم نہو آب تلسی مروق دوا الِمسک معتدل مناسب مقدار کے ساتہہ اضافہ کرین ہدایت۔ یون تو دموی تپ کا خاصہ ہے کہ اسمین تغیر سانس کو لازم ہوتا ہے اس کا علاج وہی ہے جو تپ کا علاج ہے مگر جب کہ سانس مین سخت تغیر ہو جائے اور اکہڑی ہوئی معلوم ہونے لگے اوس وقت مذکورہ بالا علاج کرین۔

رعاف

رعاف۔ یعنی نکسیر اس کا جاری ہونا اس مرض مین محمود ہے اگر معمولی طور پر خون کا اخراج ہو تو ایک ڈیڑہ روز تک بند نہ کرین البتہ اگر خون تہوڑی دیر مین ہی کافی مقدار مین نکل جائے تو بند کرنے سے کچہہ ہرج نہوگا۔

علاج جب خون کا بند کرنا منظور ہو تو عرق شاہترہ ۱۰ تولہ شربت عناب ۲ تولہ پلائین معمولی نسخہ
مین بیدانہ ۶ ماشہ بڑہا کر دین خمیرہ مروارید عرق بارتنگ کا استعمال کرائین اگر بند کرنا جلدی منظور
ہو تو قرص شادنج دین ملتانی مٹی یا آملہ ضماد کرین پنڈول مٹی تر کرکے طشت مین رکہکر قریب رکہین
ہدایت خون کے یکایک بند کرنے سے سرسام ہو جانے کا خوف ہوتا ہے اس لئے ضماد سے
حتی الامکان بچین نیز قبل از وقت بند کرنے سے بخار ہو جاتا ہے یا بخار بڑہ جاتا ہے لہذا بند کرتے
وقت پورا غور فرمالین **قے الدم** اگر خون آتے ہی اطلاع ہو جاءے تو فوراً فصد لین اگر خون

قی الدم

اس قدر خارج ہو گیا ہو کہ ضعف کا اندیشہ ہو تو مجبوری ہے **علاج** مرکبات کافوری دین قرص شادنج
کا استعمال کرائین عقیق اور یاقوت اس مرض مین خاصیت عجیب رکہتے ہین معمولی نسخہ کشنیز اور سفید صندل
کے اضافہ کے ساتہہ دین قرص شادنج کا نسخہ اسہال الدم مین آئیگا باقی علاج بدستور کرین۔
نکتہ۔ بعض اوقات نکسیر کا خون منہ سے آنے لگتا ہے اس مین مطلق خطرہ نہین ہے علاج نکسیر کا کرین
اسہال الدم اس مرض مین اسہال الدم اور قے الدم ہر دو پیام اجل سمجہنا چاہئے **علاج** نسخہ

اسہال الدم

مذکورہ کے ساتہہ ریشہ خطمی بیخ انجبار صمغ عربی شیرہ مغز بادام شاہترہ شربت کیوڑہ شربت صندل
اور بڑہائین قرص شادنج دین۔ **نسخہ قرص** شادنج مجوزہ خاکسار شادنج مغسول ایک تولہ یاقوت
محلول ۲ ماشہ زہر مہرہ مسودہ ۳ ماشہ مروارید محلول ۶ ماشہ ورق نقرہ محلول ایک ماشہ کہربا شمعی
۳ ماشہ بسد محلول ۶ ماشہ مرجان محلول ۶ ماشہ صمغ عربی ۳ ماشہ۔ اگر رعاف اور قے الدم کے
واسطے یہ قرص تیار کئے جاوین تو انزروت اور دم الاخوین سنگ جراحت عقاقیا گل ارمنی
تین تین ماشہ اور اضافہ کردین سنگ جراحت کی مقدار ۶ ماشہ ہو۔
نوٹ۔ اسہال مین جب خون سیاہ خارج ہوتا ہے تو مریض ہلاک ہو جاتا ہے سرخ
رنگ کے اسہال علاج کی کچہہ مہلت دیتے ہین۔

اسہال صفراوی

اگر دست صفراوی ہون ابریشم مقرض ہیں ۳ ماشہ برگ گاؤزبان ۳ ماشہ بہیدانہ ۳ ماشہ ریشہ
خطمی ۳ ماشہ عناب ۵ دانہ پوست ترنج ۶ ماشہ گلاب عرق کیوڑہ عرق بید مشک عرق گاؤزبان
عرق کاسنی ہر ایک ۵ تولہ مین بھگاکر طباشیر دانہ الائچی خورد درجو الائچی سے اوسی وقت نکالے گئے
ہون) پلائین اگر زیادہ ضرورت ہو جدوار مہرہ گلاب مین گھسکر چٹاتے رہین
دیگر - آب ادرک ۲ تولہ کافور ۳ ماشہ ست لیمو ایک ماشہ حل کرین خوراک نیم ماشہ اول گہنٹہ
مین تین خوراکین دوسرے مین دو اور تیسرے مین ایک پلائین - **قرص زرشک مجوزہ**
خاکسار زرشک ایک تولہ مویز مع تخم ایک تولہ طباشیر ۶ ماشہ اول طباشیر کو باریک پیسکر رکھ لین
اس کے بعد زرشک کو کوٹ لین جب خوب کٹ جائے تو ایک ایک مویز ڈالکر پھر کوٹین جب
یہ ہر دو ایک ذات ہو جائین تو تہوڑی تہوڑی طباشیر ڈالکر کوٹ کر پلائین خوراک تین ۳ ماشہ -
ضماد - صندل گل ارمنی زرورد گلاب مین پیسکر جگہ پر ضماد کرین اگر دوبارہ ضماد کی ضرورت ہو تو
قدرے زعفران اور شریک کرین -
ہدایت - چونکہ یہ صفراوی اسہال ہوتے ہین جن کا یکایک روکنا درست نہین مگر سمیت کے
دور ہونے کی کوشش کے ساتھہ ساتھہ ان کے بند کرنے کی فکر کرنی چاہئے اس کا علاج
مثل ہیضہ کے ہے ادرک والا نسخہ بند کرنے کی ضرورت پر دین - اس مرض مین اسہال جاری
ہونا بدعلامت ہے مگر یہ دیکھا گیا ہے کہ جب تہوڑی سی دیر مین بے شمار دست آجاتے ہین
وہ بند کرنے سے فوراً بند ہو جاتے ہین اور مریض کو ان کے روکنے سے کوئی ہرج بھی نہین ہوتا
بلکہ نجات کا باعث ہوتا ہے مگر جب یہ رک رک کر آتے ہین تو ان کا بند ہونا بھی مشکل ہوتا ہے
اور ایسے مریض کو نجات بہی کم ہوتی ہے -

نوٹ - چونکہ پہلی صورت مین قوت نہین گھٹنے پاتی بوجہ کم عرصے کے اس لیئے نجات کا باعث ہوتی ہین مگر جب ان مین قوت کی کاستگی ہوجائے یا ان مین بسبب سہولت کے قوت نہ کم ہونے پاے تو ہر دو مساوی سمجھنا چاہیئے -

خفقان اور اختلاج قلب - اگر معمولی ہو جیسا کہ مریض کے خوف کے باعث ہو جایا کرتا ہے تسکین سے کام لین اور نجیال احتیاط خمیرہ گاؤزبان اور خمیرہ صندل وین زیادہ ضرورت سمجھین تو دوا المسک معتدل خمیرہ مروارید کے ساتھہ ملاکر مناسب بدرقہ کی ہمراہ استعمال کرائین اگر باعث گلٹی کے مادہ کا قلب کی جانب رجوع ہونا خیال کیا جائے تو بابونہ کو جوش دیکر گرم گرم دہارین اور سینگی یا جونک نکلوائین جدوار والاضماد گرم گرم لیپ کرین اور مسلسل سینک لازم جانین باقی جو اور علاج مناسب ہو عمل مین لائین -

حبس بول - جب مثانہ یا رحم مین گلٹی ہوتی ہے تو یہ شکایت ہوجاتی ہے اگر یہی سبب ہو گلٹی کا علاج کرین ورنہ جو سبب ہو اس کے رفع کی کوشش کرین - **ہدایت** بول و براز کی بہی اس مرض کا خاصہ ہے اس کی اصلاح دفع مرض کے ساتھہ ہوجایا کرتی ہے مگر بحالت شدت خاص رعایت رکھین **قبض** جیسا اوپر بیان ہوا اس مرض کا خاصہ ہے اور محمود ہے اگر رفع قبض کی ضرورت ہو تو معمولی اشیاسے کام لین مگر تین یوم تک اس طرف متوجہ نہون کیونکہ حالت ہیجان مین ملین دوا کا دینا جائز نہین ہے - **ورود عرق** یعنے پسینہ کا جاری ہونا یہ اکثر ان بیمارون مین پایا جاتا ہے جن کو گلٹی نہین نکلتی یہ گھنٹون جاری رہتا ہے اور اس کثرت سے نکلتا ہے کہ تھوڑی سی دیر مین کپڑے بالکل تر ہو جاتے ہین اطراف سرد پڑجاتے ہین مریض اور تیماردار ہر دو سخت پریشان اور مایوس ہوجاتے ہین البتہ مریض کو کسی قسم کا ضعف نہین آنے پاتا بجز اس پریشانی کے جو بہ سبب بد اطراقت واقع ہوتی ہے **علاج** چونکہ یہ پسینہ بحرانی ہوتا ہے

اس لئے تردد نہ کریں اور نہ پسینہ کو بیکایک روکنے کی کوشش کریں البتہ زیادتی نہ ہونی دیں
خمیرہ مروارید ۶ ماشہ دوالمسک معتدل ۲ ماشہ ملاکر معمولی نسخہ کے ساتھہ دیتے رہیں شربت انار
دو تولہ خمیرہ مذکور کے ہمراہ اور شریک کریں زیادہ ضرورت ہو تو طباشیر و دیگر قوابضات شریک
کریں اور تسکین دینا لازم جانیں۔

ہدایت۔ چونکہ پسینہ کے دیگر اقسام بھی ہیں اس لئے تحقیق کے ساتھہ علاج کریں بہر حال
یہ علاج ان ہر اقسام میں مفید ہو سکتا ہے جو ایسے نازک وقت پر وقوع پذیر ہوں تاہم تحقیق کی
ضرورت ہے تاکہ سبب کے رفع کرنے کی کوشش بھی کی جائے گرسنگی جو کسی طرح نہ رکی
بد علامت ہے گرسنگی کی حالت میں بجائے غذا کے مربی سیب مربی آملہ مربی ترنج دیں یا
مسور کی دال جسکی ترکیب اوپر بیان ہو چکی ہے پلائیں مگر کوئی چیز از قسم غذا ہرگز نہ دیں **بیہوشی**
جب مرض کا شدید ترین حملہ ہوتا ہے تو مریض بے حس و حرکت ہو جاتا ہے اور فوراً ہلاک ہو جاتا ہے
اور وجہ اس کی ظاہر ہے کہ چونکہ یہ مرض دموی ہے پس جتنی جسموں اور خصوصاً رگوں کے اندر خون
کی کثرت ہوگی لامحالہ جوش کے وقت ان میں خون کے سیلان کی گنجائش نہ رہیگی اور دوران خون
موقوف ہو کر موت واقع ہو جائیگی۔ لیکن اگر مجاری بالکل بند نہ ہوں گے تو مریض بے حس و حرکت خفیف
سانس لیتا پڑا ہوگا جسم کا پوست کھچا ہوا رگیں پھولی ہوی ہونگیں **علاج** اگر فوراً فصد کہلادی جائے تو
نجات کی امید ہے اور اگر فصد میسر نہ ہو سکے تو ایک تولہ کافور چار خوراکیں بنا کریں اگر ایک آدھی
خوراک سے ضرورت رفع ہو جائے تو باقی نہ دیں جس موقع پر کافور کی سب سے زیادہ مقدار دیجاسکتی
ہے وہ یہی موقعہ ہے اس کے استعمال سے جوش خون فوراً فرو ہو جاتا ہے بلکہ بعض وقت ۲ ماشہ تک کے
دینے کی نوبت پہنچتی ہے اور قوی ضرورت کے وقت ۳ ماشہ تک استعمال کرا سکتے ہیں اور
معمولی ضرورت کی حالت میں دوا المسک معتدل و آب تلسی شہد کے ساتھہ ملاکر کام نکال سکتے ہیں

نوٹ۔ جملہ اقسام مین فصد کے بعد حرارت کم ہوجاتی ہے مگر اس قسم مین فصد کے بعد بخار آجاتا ہے کیونکہ کم ہونے پر مادہ کو سیلان کی گنجائش ملتی ہے اور بیہوشی وغیرہ بھی رفع ہوجاتی ہے

نوٹ۔ جو بیہوشی فصد کے بعد طاری ہوتی ہے اُس کا علاج وہی ہے جو عام طور سے اس موقعہ پر کیا جاتا ہے۔ لیکن اگر اس کا باعث مادہ گلٹی کا اعصائے رئیسہ پر عود کرنیکا ہو تو پانو کے جونشاندہ سے گلٹی پر نطول کرین۔ اور بھری سینگی لگا کر خون چوسین۔

تنقیہ

اگرچہ یہ مسئلہ بھی اختلافی ہے مگر جو اطبا اس مرض مین اخراج خون کو منع کرتے ہین اُنکے کافی جوابات ہوچکے ہین اس لئے مین اُنکو دوہرانا نہین چاہتا بلکہ میری راے مین اُن کا جواب دینا ہی ضروری نہین کیونکہ اُن کا ملسوع کے ساتھ اس مریض کو قیاس کرنا ہی قیاس مع الفارق ہے لہذا گزارش ہے کہ چونکہ یہ مرض دموی ہے پس (اگر کوئی امر مانع نہو) تنقیہ خون کا کرین اور دیگر اخلاط کے اخراج کے طرف متوجہ نہون کیونکہ مادہ باعثہ خون ہے۔

نوٹ۔ بعد سکون مادہ دموی اگر کسی دوسرے خلط کا تنقیہ کیا جائے تو کچھ ہرج نہین خصوصاً جن ممالک مین تولید خون کم ہوتی ہو۔

فصد

چونکہ فصد اس مرض مین بے خطر اور اہمیت رکھنے والی تدبیر ہے پس جن ممالک مین اس کا رواج ہو یا تولید خون کمی کے ساتھ ہوتی ہو بلا پس وپیش فصد کو مقدم رکھین۔ یہان پر چند تجربات اور متعلقات فصد بیان ہوتے ہین۔

بلحاظ موسم

جب موسم مین شدت ہو یعنے مرض سختی کے ساتھ پھیلا ہوا ہو تو مریضا کے رجوع ہوتے ہی

فصد کا حکم کرین بشرطیکہ کوئی موانعات نہون (جن کا ذکر آگے آتا ہے) حضرت قبلہ گاہی مرحوم ومغفور (جن کے علاج سے اُس وقت تک جبکہ ہندوستان مین اس مرض سے اطبا پورے طور پر واقف بھی نہ تھے) اللہ کے فضل سے پچانوے فی صدی مریض صحت یاب ہوئے ارشاد فرماتے تھے "جب تک فصد لیجائے مرض پورے طور پر قابو مین نہین آتا بہت سے مریض صحت پاکر یکایک موت کے شکار ہوگئے مگر فصد کے بعد اس قسم کا اندیشہ نہین رہتا"

حکایت

حضرت قبلہ نے ایک گیارہ سالہ لڑکی کی فصد کہلوائی جس کی حالت خراب ہوچکی تھی فصد کے بعد اللہ تعالے نے اُس کو صحت عطا فرمائی اور وہ ابتک بقید حیات ہے۔ اس حکایت سے ظاہر ہوتا ہے کہ آن جناب حکمت مآب نے فصد کو کیسا ضروری خیال فرمایا تھا کہ حکماء کے متفق علیہ قاعدہ دو آزدہ سالہ کی بھی پرواہ نہ کی۔ ان مریضون کی اس کثرت سے فصدین کہلائی تہین کہ عوام کو اس کے فواید دیکھکر بیماری کا خوف دور ہوکر یقین کامل ہوگیا تھا کہ فصد کے بعد آدمی نہین مرتا بعض مریضون کو جب کسی وجہ سے فصد نہ کہلائی جاتی تو وہ خود ہی فصد کی خواہش کرتے اس کا یقین عوام سے گذر کر انگریزی معالجین تک بھی پہونچا تھا چنانچہ ایک دن جراح نے بیان کیا کہ آج مجھے ڈاکٹر صاحب نے سپتال مین بلاکر اپنے کسی خاص عزیز کی فصد لینے کے لئے فرمایا مین نے نام فصد دریافت کیا تو ڈاکٹر صاحب فرمانے لگے کہ وہی طاعون کی فصد"۔ اس حکایت سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ ڈاکٹر صاحبان بھی فصد کے فواید دیکھکر فصد کے قائل ہوگئے تھے۔

باعتبار زمانہ

زمانہ ابتدا مین فوراً فصد کہلائین اور زمانہ تزاید تک جائز رکہین مگر انتہا مین بجز سخت ضرورت کے نہ کہلائین لیکن انحطاط مین اس کی ضرورت نہین ہوتی جب تک حرارت کا اثر خون سے متجاوز ہوکر اعضا مین نہ داخل ہوا ہو فصد کا بہترین وقت ہے ایسے وقت پر فصد

کے بعد مریض بھلا چنگا ہو جاتا ہے گویا بیمار ہی نہ تھا۔ مگر جس قدر حرارت کا اثر دیگر اعضا رمین
زیادہ ہوتا جاتا ہے اسیقدر فائدہ بھی کم ہوتا جاتا ہے۔

باعتبار عمر

عمر کے متعلق انہی ہدایات کو مدنظر رکھا جاتے جو عام طور پر خاکسار نے بیان کی ہین البتہ زیادہ
ضرورت کے وقت تھوڑی کمی و بیشی کا لحاظ نہ کرین جیسا کہ اُس حکایت سے بخوبی روشن
ہو گیا ہوگا جو موسم کے تحت مین لکھی گئی ہے۔

باعتبار وقت

اگرچہ مجھے بھی شب مین ایسے مریضون کی فصد کھلانیکا اتفاق ہوا ہے مگر مین شب کے
وقت فصد کھلانا بہتر نہین سمجھتا ہان اگر ضرورتاً بعد غروب آفتاب ایک گھنٹہ کے اندر فصد
کھلالین تو قباحت نہین۔

حکایت ۱۵ شہر اٹاوہ کے ایک محلہ مین اس مرض کا سخت دورہ ہوا اور سارا محلہ اس
مرض مین مبتلا ہو گیا منجملہ اُن کے ایک نوجوان جو دو یوم سے اس مرض مین مبتلا تھا اور اس کو
شراب کا استعمال کرایا جا رہا تھا سرسامی حالت ہو چکی تھی مغرب کے بعد مین نے اس کی فصد
کھلوائی تھوڑی دیر بعد سرسامی حالت رفع ہوئی اور رفتہ رفتہ صحت کلی حاصل ہو گئی۔ فصد لیتے
وقت مین خود موجود تھا خون کو دیکھنے کی غرض سے مین آگے جھکا لیکن مجھے اُس ظرف کا خیال
مطلق نہ رہا جو میرے قریب رکھا ہوا تھا جس مین جراح نے خون آلود نشتر دھویا تھا غرضکہ جب
وہ ظرف میرے قریب ہوا تو مجھے سخت سڑے ہوئے خون جیسے بدبو معلوم ہوئی مین فوراً ہٹ
گیا مگر دیر تک میری طبیعت مین کراہیت رہی مین نے عطر خس جس کو مین ہر ایسے مریض کے
پاس جاتے وقت اپنے پاس رکھا کرتا تھا سونگھنا شروع کیا جس سے کراہیت رفع ہو گئی

(حاشیہ) اس حکایت سے دو مطلب حاصل ہوتے ہین (۱) ایسے مریض کے خون مین عفونت ہوتی ہے (۲) مغرب کے بعد فصد لینے مین کوئی حرج واقع نہین ہوتا

ایک عجیب واقعہ۔ ایک مریض اس مرض مین مبتلا ہو کر بالکل تندرست نہین ہونے پایا تھا کہ یکایک مرض نے عود کیا جو بہ نسبت پہلے کے سخت تھا ہر چند صحت سے نا امیدی ہو چکی تھی مگر علاج کرنا ضروری تھا اس لئے مین نے یہ مناسب سمجھا کہ اول فصد سرارد لیجائے اگر سرسام رفع ہوگیا تو باقی حالت کا بھی علاج شروع کیا جائیگا اور شب کے دس بجے کے بعد فصد کہلائی گئی فصاد کے جانے کے بعد جب اس مریض کے بھائی خون دفن کرنے کی غرض سے باہر میدان مین لیجا رہے تھے کہ یکایک **خون مین آگ لگ اوٹھی** وہ لوگ اس کو وہین پھینک کر فوراً میرے پاس خوف زدہ اور سراسیمگی کی حالت مین آئے اور تمام واقعہ بیان کیا اور آگ لگ جانیکا سبب بھی دریافت کرنے لگے اُس وقت میرا قیاس آگ کے متعلق جو ہوا وہ یہ تھا کہ شاید مادہ فاسفورسی جو جسم انسان کے اندر موجود ہے خون مین شریک ہو کر خارج ہوا اور باہر آکر سرد ہوا سے مشتعل ہوگیا مگر مین نے اس قیاس کے متعلق کبھی زور نہین دیا اور نہ جب یہ واقعہ اخبار نیر[1] مراد آباد مین شائع ہوا تو کسی نے اس کی تردید کی میرے ایک معزز کرمفرما کی رائے یہ ہے کہ غالباً یہ اوکسیجن تھا یا کوئی مادہ کبریتی غرضکہ کوئی خاص رائے قایم نہین کیجا سکتی اس کے متعلق ہنوز کسی ڈاکٹر صاحب سے گفتگو کا موقع نہین ملا۔ اگرچہ یہ واقعہ میرا چشم دید نہین ہے مگر واقعہ کے صحیح ہونے مین کوئی کلام نہین معلوم ہوتا خواہ سبب کچھ ہی ہو۔

---

[1] یہ واقعہ شہر اٹاوہ کے محلہ بیرون گنج لالہ شیو نرائن کے کاٹن مل مین واقع ہوا۔ لالہ کالی چرن یا کالی دین متوفی کے بھائی ساکن محلہ پوربیہ دوکاندار ہیوم گنج نے مجھ سے آکر بیان کیا شب کے گیارہ بجے اور اخبار مذکور نے انہین ایام مین شائع کیا۔ اس واقعہ کو اب چار سال کا عرصہ ہوتا ہے۔

فصد کونسی لینا چاہیئے

جو فصد اکثر کھلائی گئی اور ہر حال میں مفید ثابت ہوئی ہے اور خاکسار نے حسب ارشاد حضرت قبلہ والد صاحب مرحوم و مغفور کے اختیار کیا ہے **باسلیق** ہے خصوصاً سیدہی ہاتھ کی ۔ اگر گلٹی بائین جانب ہوا اور خون کی کثرت تو سیدہی جانب کی فصد کے بعد بائین فصد لین اور اگر خون کی کثرت نہو تو صرف بائین فصد پر اکتفا کرین **سرسام** ۔ اگر زمانہ ابتدا ہے اور سرسامی کیفیت نمودار ہوتے ہی اتفاق فصد کا ہو تو باسلیق ورنہ سرارو مگر زیادتی مادہ کی صورت مین اول باسلیق یا ہفت اندام بعدہ سرارو **گلٹی پس گوش** ۔ حال اس کا مثل سرسام کی سمجھین ۔ **ذات الجنب و ذات الصدر** ۔ ہر دو مین باسلیق موافق جانب سے کہلائین ۔ فصد کے بعد ہی درد بالکل رفع ہو جاتا ہے ۔ **سیدہی ران مین** اگر ہو تو باسلیق سیدہی طرف کی اور ضرورتاً اس کے بعد صافن اسی طرف کی اگر مناسب ہو تو بجائے باسلیق کے ہفت اندام بھی لے سکتے ہیں **بائین ران مین** اگر گلٹی ہو تو فصد کی ضرورت نہین ۔

فصد کی ضرورت عورتون سے زیادہ مردون کو ہے

مردون کو عورتون سے زیادہ فصد کی ضرورت ہے اور جوانون کو سب سے زیادہ اور عورتون کو جن کی عمر تیس سال سے متجاوز کر گئی ہو سب سے کم ۔

ہدایت ۔ اس مرض مین عورتون کو اکثر خون جاری ہو جاتا ہے لہذا فصد کے وقت اس امر کا خیال رکھین ۔

خون کس قدر لینا چاہیئے

جہان تک ممکن ہو زیادہ نکالین اوسط اندازہ خون کا یہ ہے

باسلیق سے ڈیڑہ پاؤ . . . . تک

ہفت اندام سے ڈھائی پاؤ . . . . تک

سرارو سے پون پاؤ . . . . تک

صافن سے ۶ تولہ . . . . تک

نوٹ - اوسط اندازہ بیان ہوا موافق مریض کے زیادہ وکم کر سکتے ہین۔

فصد کے بعد موضع فصد کو دہونا

فصد لینے کے بعد گل بابونہ کے جوشاندہ سے دہوکر پٹی باندہین۔

نوٹ - فصد بیشک سفید ہے اگر وقت پر لیجاوے اور وقت اوسکا وہی ہے جو اوپر گذرا یعنے خون کی گرمی رگون سے گذر کر دیگر اعضا تک نہ پہونچنے پائی ہو نیز خون کی مقدار موافق مرض اور حالت کے لی جائے۔

فصد کے وقت گلٹی کی حفاظت

فصد لینے سے چند منٹ پیشتر گل ارمنی کا فور سبز دہنیون کے رس مین پیسکر گلٹی کے اطراف لیپ کر دین۔ گلٹی پر یہ لیپ ہرگز نکرین۔

کونسے موقعون پر فصد نہ لیجائے

قے۔ اسہال صفراوی۔ و۔ درد عرق مین فصد نہ لیجائے اور اسیطرح قے دموی اور اسہال دموی مین جب کثرت استفراغ کی وجہہ سے ضعف طاری ہوگیا ہو۔

گلٹی کا علاج بعد فصد

جونک یا سینگی کا بیان

اگر فصد کے بعد بھی گلٹی مین تکلیف باقی رہے تو مادہ کا اخراج بذریعہ جونک یا سینگی

کریں عام قاعدہ کے موافق دوسرے روز بھی جونک لگائیں اور جونک یا سینگی لگانے کے بعد گل بابونہ کے جوشاندہ سے دہلوائیں اور اطراف جید ادرو الاضماد لگاکر خاص جگہ پر یعنے جہان جونک کے ڈنک لگے ہون اول آب برگ نیب گرم گرم طلا کریں بعدہ ضماد مذکور لگاوین جونک یا سینگی فصد کے بعد زیادہ مفید ہوتی ہے مگر جہان پرخون کی زیادتی نہو یا قاعدہ فصد مانع ہو جیسے شیر خوار بچہ یا مرض کا انتہائی وقت یا ملکی آب وہوا وغیرہ تو سینگی وغیرہ ہی پر اکتفا کریں۔

نوٹ۔ لیکن اگر مادہ جسم میں کثرت سے ہوگا اور عام تنقیہ نہوا ہوگا تو یقیناً ان سے نقصان ہوگا اگر عورت کی سیدھی پستان سے کچہ اوپر گلٹی ہو تو جونک نہ لگائیں فصد لین جونک لگانے کے بعد خون بند کرنیوالی چیزیں مثل گل دیگدان وغیرہ کے استعمال کرانیکی ضرورت نہیں ہے تاکہ کچہ خون بہہ جائے اس میں کوئی ہرج نہیں ہے کہ فصد کے قبل گلٹی کا خون بذریعہ جونک یا سینگی نکالکر فصد لیجائے تاکہ سمی مادہ دوسرے اعضاء کے طرف رجوع نہونے پاوئے

مفرحات ومقویات

جب مریض نازک حالت میں ہو موقع ہو مفرحات ومقویات سے چارہ نہوگا جس چیزکی اس موقع پر آزمایش کیگئی ہے وہ دوا المسک معتدل ہے اور عرقیات میں سے عرق بیدمشک عرق کیوڑہ گاؤزبان اور گلاب اپنے اپنے خاص موقع پر اور مجربات میں سے یاقوت عقیق مروارید اور شربتوں میں سے شربت بنفشہ شربت نارنج شربت آلو بخارہ شربت انار ولائتی۔ شربت نیلوفر۔ واضح ہو کہ اصل دوا المسک ہے اور یہ جملہ اس کے بدرقے ہیں دوا المسک اس مرض کی خاص دوا ہے۔

مفرحات کا غلط استعمال

طاعون کا نام سنتے ہی مفرحات تجویز کردینا ایک غلط رواج ہوگیا ہے جب ہم اس مرض

کی حقیقت پر غور کرتے ہین تو ہم کو اس بات کے سمجھنے مین مطلق دقت نہین ہوتی کہ ہر
موقعہ پر ان کا استعمال غیر ضروری نہین بلکہ مضر بھی ہے کیونکہ مفرحات سے خون کے جوش کو
فرو کرنے کا کام نہین لیا جاسکتا نیز طریقہ علاج بھی اجازت نہین دیتا کہ مقویات ایسے موقع پر
استعمال کرائی جائین جہان مرض کا باعث ضعف نہو اور ظاہر ہے کہ اس مرض کا باعث ضعف
نہین ہے کیونکہ اگر اس کا باعث ضعف ہوتا تو جوان مردون سے عورتون کو زیادہ لاحق
ہوتا مگر معاملہ اس کے برعکس ہے پس ثابت ہوا کہ اس کا باعث ضعف نہین لہذا جب تک
خون مین جوش باقی ہو اور اصل حرارت مین کمی نہ واقع ہوئی ہو مفرحات و مقویات کا دینا ایک
سخت غلطی ہوگا بعد تنقیہ مفرحات بلا تامل دے سکتی ہین۔ دوسری دواؤن کے ساتھہ
قلیل مقدار جدوار المسک وغیرہ رکھی جاسکتی ہے قبل تنقیہ۔

ایک خاص موقع

اگرچہ اس مین بہت سی تبدیلیان واقع ہوتی ہین مگر ایک خاص موقع ایسا بھی آتا ہی
کہ جب اندر سردی اور باہر گرمی ہوتی ہے اور یہ وہ موقع ہی کہ جب خون زیادہ جوش کرتا ہی اور اوپر
کیطرف مائل ہو کر اپنی عدم موجودگی سے اندر سردی پیدا کرتا ہے یہ وقت بھی مریض پر سخت
بھاری ہوتا ہی۔

بیرونی علاج

گلٹی کے نمودار ہوتے ہی ضماد جدوار یا اذراقی والا لیپ کرین اور مسلسل سینک کرتی رہین
اگر چھالے ہون تو گل ارمنی والا ضماد لگائین صفت ضماد جدوار جدوار ۳ ماشہ مکوہ خشک
۶ ماشہ مغز املتاس ایک تولہ کبھی زنجبیل ۳ ماشہ بھی شریک کرتے ہین سبز مکوہ کے رس یا
معمولی پانی مین پکا کر لیپ کرین صفت ضماد اذراقی کچلہ ایک عدد ضماد مذکورہ بالا مین اور اضافہ کرین
نوٹ:۔ جدوار اور درونج عمدہ ہونا چاہیے۔

صفت ضماد گل ارمنی - گل ارمنی ۲ ماشہ کافور ایک ماشہ فلفل سیاہ ایک تولہ آب
کشنیز مین ملا کر طاعونی چھالون پر لیپ کرین سیاہ چھالون مین جدوار کا بھی شریک کرلینا
مناسب ہے دیگر زہر مہرہ جدوار گلاب مین گھسکے چھالون پر لگائین اور کبھی صندل اور
بڑھائین (یعنے آخر مین) پس گوش خصیہ اور ٹخنہ کی گلٹی مین اذاراقی شریک کرین۔

باب چہارم

دواؤن کا صندوق

یعنی وہ ضروری اشیا جن کی ضرورت اس علاج مین ہوتی ہو جسمین بیمار و تیمار دار وغیرہ
سب شامل ہین - آلو بخارہ اذاراقی اصل السوس مربی آملہ - ابریشم - ادرک - انجیر -
السی - آرد مونگ - الائچی خورد - بادیان برگ بنفشہ یا درنجبویہ بسد - برگ گاؤزبان
برگ نیب - پوست ترنج - پنڈول مٹی تخم خطمی تخم کاسنی - جدوار خمیرہ گاؤزبان -
خمیرہ صندل خمیرہ مروارید - دواء المسک معتدل - ورد نج دم الاخوان - روغن گل -
روغن السی - روغن زیت - ریشہ خطمی - زہر مہرہ خطائی - زرشک - زعفران سرکہ
سیستان - سنگ جراحت - ست لیمون - شربت ترنج - شربت نارنج - شربت انار
ولایتی - شربت نیلوفر - شربت عناب - شربت آلو بخارا - شادنج مغسول - شیر گاؤ - صندل
صمغ عربی - طباشیر - عرق بیدمشک - عرق گاؤزبان - عرق کیوڑہ - عرق شاہترہ - گلاب
عرق کاسنی - عطر خس - عسل - عقیق - عقاقیا - عناب ولایتی - فلفل سیاہ - کافور کہربا
شمعی - کوتمیر کشنیز خشک - گل ارمنی - گل بابونہ - گل نیلوفر گل بنفشہ - گل خبازی

لوبان - ملوہشنک - ملوہ سبز - سفر التماس - مروارید - موم خالص - مرجان - موبیز - مشک
مرغ ورق طلا - ورق نقرہ - یاقوت احمر

سامان جراحی

فصد کہولنے کا نشتر - اور گلٹی چیرنے کا نشتر اور ایک داغ لگانے کا آلہ - پچہیکی
برابر - سینگیان اور جونکین -

مجربات

معمول قبلہ گاہی صاحب مرحوم - غذا موقوف کرین اگر زمانہ ابتدا ہے تو فصد
لین - جدوار و الاضماد لگائین اور مسلسل سینک کرین عرق یوسفی گہنٹہ گہنٹہ بعد تین تین
ماشہ پلائین - اگر درد موقوف نہو تو جونک یا سینگی بہری ہوئی کہچائین اگر عرق یوسفی تیار نہو تو
دوا المسک معتدل ۳ ماشہ - ہر سہ گہنٹہ کے بعد دین اور اس کے اوپر سے عرق بید
مشک عرق کیوڑہ عرق گاؤزبان تین تین تولہ مناسب شربت کے ساتہہ ملا کر پلائین
درمیانی تین گہنٹے کے اندر اگر کوئی خاص کیفیت پیدا ہو اس کا علاج کرین دیگر ابتدا مین
صرف لہسن کا ضماد جو زیادہ مقدار مین ہو کفایت کرتا ہے -

تمت